الملک المتکاثر حتی زرتم المقابر (التکاثر)

سخت ہے تم کو (بڑی غفلت) ناگہ یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچے

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر:

رحمانیہ دارالکتب

امین پور بازار فیصل آباد، پاکستان، فون ۳۲۹۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

یہ ڈھیر خاک کے اور ان میں آدمی مدفون
مقامِ درس ہے کتنا مہیب منظر ہے

کمالِ عجز کہ قبروں میں بولتے بھی نہیں
لحد میں رکھ کے ہمیں سب وہ لوٹ گئے
اُتر کے قبر میں ظاہر ہُوا یہ اے عاجزؔ

جہاں میں طرزِ عمل جن کا جابرانہ تھا
ہمارا جن سے تعلق تھا دوستانہ تھا
نشاط و عیشِ جہاں خواب تھا فسانہ تھا

عبدالرحمٰن عاجزؔ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝

(التکاثر ۱-۲)

کثرت حرص نے تم کو (یادِ خدا سے) غافل کر دیا، یہاں تک کہ
تم قبروں سے جا ملے،

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

www.KitaboSunnat.com

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار

فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

طبع اوّل

مُصنّفہ عبدالرحمٰن عابد مالیرکوٹلوی

تاریخ اشاعت اکتوبر ۱۹۸۹ء

تعداد ۲۱۰۰

قیمت ۳۵۰ —

263.72 ع

www.KitaboSunnat.com

ناشر۔ ملنے کا پتہ

ادارہ الکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون ۳۲۹۱۶

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ اُردو بازار لاہور

نعمانی کتب خانہ اُردو بازار گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسہیر جموشاں

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-... ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
06287

فہرست مضامین

نام	صفحہ	نام	صفحہ
حرف اول	۸	شروع ہو جائے گا۔	۱۹
تقریظ حضرت علامہ مجاہد الحسینی	۹	ربِ کائنات اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اعلان کرا رہا ہے	
اس بدن کو خاک کی چادر اُڑھا دی جائیگی	۱۱	دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز کھیل تماشہ کے۔	۲۰
قبر	۱۲	دنیوی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سودا ہے	۲۰
قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے۔	۱۳	جس دن انسان اپنے بھر کئے ہوئے عمل کو یاد کرے گا۔	۲۱
دارالامن	۱۶		
سورۃ التکاثر	۱۷		
خلاصۂ تفسیر	۱۷		
آنکھ بند ہوتے ہی عالم برزخ	۱۸		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
تو اکیلا مرے گا۔ اکیلا ہی قبر سے اُٹھے گا۔ اکیلے ہی سے حساب لیا جائے گا۔	۲۱
قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی ہی پڑی ہو گی۔	۲۲
ایک بار سورۂ الھکم التکاثر کی تلاوت ثواب کے لحاظ سے ہزار آیات کے برابر ہے	۳۶
میرا دنیا سے جانے کا وقت آگیا ہے۔	۳۸
لوگ کم ہو رہے اور قبریں زیادہ ہو رہی ہیں۔	۳۸
دنیا کا آخری انجام یہی ہے جو تم ہمارا دیکھ رہے ہو	۳۹
آہ قبروں میں سوائے چمکتی ہوئی کھوپڑیوں اور بوسیدہ ہڈیوں کے اور کچھ باقی نہ رہا	۴۰
حضرت فضیل بن عیاضؒ کسی جنازے کے ہمراہ چلتے تو وعظ و نصیحت کرتے اور روتے	۴۱

عنوان	صفحہ
زمین پر قدم آہستہ رکھ زمین کی مٹی انسانی جسموں کی مٹی ہے۔	۴۲
وفات کے بعد انسان کا ذکرِ خیر اسکی دوسری زندگی ہے	۴۲
دنیا پرست امیر غریبوں کی وفات کے بعد بھی اُنکے ساتھ امتیازی سلوک سے باز نہ آئے۔	۴۳
اگر قبروں کی مٹی اٹھا کر دیکھیں تو امیر کو فقیر سے نہیں پہنچان سکو گے	۴۴
تعجب و حیرت ہے؟	۴۵
تیری موت کے بعد تیرے لئے کون نماز پڑھے گا؟	۴۷
اے اہل قبور ہمیں کچھ اپنے بارے میں خبر دو! یا پھر ہم تمہیں خبر دیتے ہیں	۴۸
قبروں میں جانے کے بعد ذلیل و عزیز یکساں بے نام و نشاں ہو گئے ہیں	۵۰
اب تجھ سے ملاقات کی کوئی امید نہیں حالانکہ تو قبر میں قریب ہی پڑا ہوا ہے	۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
قبر میں اس کے اعضاء بکھر گئے ہیں	۵۱
میں اپنے دوستوں کی قبروں کے پاس کھڑا ہوا انہیں دیکھ کر رو پڑا	۵۳
تیرے خوبصورت جسم کو (مٹی میں) مٹی کی چادر اُڑھا دی جائیگی	۵۳
میرے قریبی میری قبر کے پاس سے اسطرح گزر جاتے ہیں جیسے وہ مجھے پہچانتے ہی نہ ہوں	۵۴
اے مخاطب قبروں پر کھڑے ہو کر سوچ کر اللہ! اللہ ان گڑھوں میں کون کون سی ہستیاں پوشیدہ ہیں	۵۵
بلند و بالا محلات میں رہنے والو تمہیں ان سے نکل کر مٹی کے گڑھوں میں داخل ہونا ہے۔	۵۶
قبروں نے امیر و غریب میں کوئی فرق نہیں کیا۔	۵۶
انسان کے ساتھ موت کے بعد قبر میں صرف اس کے اعمال جاتے ہیں	۵۷
ہم بھی تیری طرح تھے اور تو بھی کبھی ہماری طرح ہو جائیگا	۵۷
قبر سے بڑھ کر کوئی نصیحت کرنے والا نہیں	۵۸
مزین و مضبوط محلات میں رہنے والو قبر کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو	۵۸
مجھے اُن لوگوں کے متعلق کچھ خبر دو	۶۰
قبرستان میں (مشاہدات و تأثرات)	۶۱
خاک کے ان ڈھیروں پر میری نظر جمی ہوئی تھی	۶۳
میّت خانہ حقہ و سگریٹ نوشی اور اخبار بینی	۶۴
مردے کی تعزیت مُردے مُردوں سے کر رہے ہیں۔	۶۵
قبرستان شہر سے دُور جنگل میں ہو۔ (اور اندھیری رات ہو)	۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تو شبِ تاریک میں قبرستان جانے سے گھبرا رہا ہے۔	۶۷	اہلِ جہنم سے جہنم کا عذاب کسی لمحہ کم نہیں کیا جائے گا	۷۳
میں اس قبر کے پاس کھڑا ہوا ایک زمانے سے دوسرے زمانے کی طرف دیکھ رہا تھا	۶۸	پانچ وقتوں سے پہلے پانچ وقتوں کو غنیمت جانو	۷۳
موت ہر آن انسان کے تعاقب میں ہے۔	۶۸	قبر سے ندا آرہی ہے کہ لوگو! اپنے عیوب کی اصلاح کرلو	۷۴
دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں	۶۹	مجھے جامِ اجل پلا دیا گیا اور روح جسم سے علیحدہ کردی گئی	۷۶
قبر صداقت اور راستبازی کا کلمہ ہے۔	۶۹	ایک عجیب وغریب واقعہ	۷۹
آہ وہ لوگ جنھیں عمرِ رفتہ کا احساس نہیں۔	۷۰	میری رضا والدین کی رضا میں مضمر ہے	۸۲
آخرت کی فکر کرو	۷۱	میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا بھی	۸۳
اہلِ جنت سے جنت کی نعمتیں کبھی چھینی نہیں جائیں گی	۷۱	والدہ کی عزت وعظمت	۸۴
اہلِ جہنم کا حال	۷۲	عمرو بن عتبہ بن فرقدؒ	۸۶
جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔		جب موت وحیات میں چند ہچکیوں کا فاصلہ رہ گیا	۹۰
		موت بنی آدم کی میراث ہے	۹۲
		عاجز سے اسکے دل کا خطاب	۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
دل نے پھر مجھ سے کہا	۹۶
آہ بظاہر قبریں مٹی کے ڈھیر ہیں	۱۰۱
دو رکعت نماز کی اہمیت و عظمت	۱۰۲
اگر تو قبر میں اس حال میں داخل ہوا کہ تیرے ساتھ اسلام ہے (یعنی اسلام پر تو عمل کر رہا ہے) تو تیرے لئے خوشخبری ہے۔	۱۰۳
اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول دین صرف اسلام ہے	۱۰۳
دین اسلام اللہ تعالیٰ نے خود مکمل کر دیا ہے اب اس میں ترمیم و اضافہ کی گنجائش نہیں	۱۰۴
دین اسلام کی علامت	۱۰۵
اشتہارات	۱۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

واجب الاحترام قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اس رسالہ میں چند صفحات میری تالیف "عالمِ برزخ" سے ماخوذ ہیں، اگر آپ تفصیل کے ساتھ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ مرنے کے بعد عرصۂ حشر تک کے زمانے میں میّت پر کیا گزرتی ہے، جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اسکی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے اور پھر اسکی خاک کے ذرّات مشرق و مغرب، شمال و جنوب ہر طرف پھیل جائیں یا میّت کو دریا میں بہا دیا جائے اور دریائی جانوروں کی خوراک بن جائے، یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اُسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے۔ کیا اِن سب حالات میں میّت کی رُوح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و کُلفت ہوتی ہے کہ نہیں اِس پر عقلاً اور نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے، قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات اور علماء و صلحاء کے مقالات بھی بیان کئے گئے ہیں، نیز اُن اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے، جو مُوجبِ عذاب و ثوابِ قبر ہیں، کتاب عالمِ برزخ کا مطالعہ فرمائیں۔

آپ کا خادم خاکسار عبدالرحمٰن عاجز

۲۰ ستمبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

ایڈیٹر ماہنامہ
حضرت علامہ مجاہد الحسینی حفظہ اللہ صوت الاسلام فیصل آباد

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کسی خاص کام پر مامور کر دیتا ہے، انہی میں سے فیصل آباد کی معروف علمی اور دینی شخصیت مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی ہیں جو فکرِ آخرت کے موضوع پر نہایت اہتمام کے ساتھ کتابیں شائع کر کے لوگوں کو دنیاوی لہو ولعب سے توجہ ہٹا کر آخرت میں کام آنے والے اعمال صالحہ کی تیاری کرا رہے ہیں۔ چنانچہ اس خاص موضوع پر ان کی دو کتابیں۔ (عالم برزخ اور موت کے سائے) خاصی شہرت حاصل کر چکی ہیں نیز ان کی علمی وتحقیقی کتاب حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر ہے جس کے مطالعہ سے قاری کے دل و دماغ پر حضرات اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی للہیت، ان کی عظمت وفضیلت، اور ان کی شجاعت وجرأت کے نقوش مرتسم ہوتے ہیں، جام طہور، صبح صادق اور شمع فروزاں ان کا شعری کلام ہے بہر نوع۔ اس وقت میرے پیش نظر مولانا عبدالرحمٰن عاجز کی نئی کتاب شہر خموشاں ہے اگرچہ اس کتاب کے مندرجات کا زیادہ حصہ ان کی سابقہ کتب کے مضامین کے انتخاب اور ماحصل پر مشتمل ہے لیکن اس میں انہوں نے دور حاضر کے انسانوں کو قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یاد دلایا ہے کہ وہ جس طرح دنیا کی زندگی میں کثرتِ مال و دولت اور آل واولاد کے لئے شب و روز سرگرم عمل ہیں، اور اسمیں وہ اس حد تک تجاوز کر گئے ہیں کہ انکی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطمحِ نگاہ اور مقصود ہی مال و دولت کی کثرت رہ گیا ہے۔ جس کے باعث وہ قرآنی آیت کریمہ کے مطابق "تکاثر" کے عذاب میں مبتلا ہو گئے اور مزید ہو رہے ہیں یہاں تک کہ وہ شہرِ خموشاں (قبرستان) کی جانب رواں دواں ہیں اسی طرح انہیں اس پر بھی توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اس شہر میں رہائش پذیر ہونے کے لئے اپنے ساتھ کیا زادِ سفر لے جا رہے ہیں، کیونکہ یہ دنیا کی زندگی تو عارضی ہے اور حیاتِ ابدی تو آخرت میں نصیب ہو گی، وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ

آخرت ہی صحیح زندگی اور حیاتِ جاوداں ہے

غرضیکہ مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ کی یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے۔ اسمیں علمی و تحقیقی معلومات تو اہلِ علم کے لئے مفید ہیں عوام الناس کی سمجھ بوجھ کے مطابق اگر اسکی زبان مزید آسان اور سادہ ہو جائے تو زیادہ مفید اور کارآمد ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ کی مساعیِ حسنہ کو شرفِ مقبولیت سے نوازے۔ اور ان کی اس پیشکش کو مقبولِ خلائق بنائے۔ آمین

۱۶ شعبان ۱۴۱۰ھ
۱۴ مارچ
۱۹۹۰ء

از دعاگو
محمد صاحب الحیدر

مدیر مجلہ صوت الاسلام
۶۵ - ب بلیز کالونی فیصل آباد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بدن کو خاک کی چادر اُڑھا دی جائیگی ،

میرا ایماں ہے مری قسمت جگا دی جائیگی
جب نویدِ مغفرت مجھکو سنا دی جائیگی،

ہر جزا سے پہلے پہلے ہر سزا سے پیشتر
تیری ہر نیکی بدی تجھکو بتا دی جائیگی

تُو نقوشِ کاروانِ دیں مٹانے میں ہے محو
یاد رکھ اِک دن تری ہستی مٹا دی جائیگی

اے مرے محبوب، اِک تیرے اشارے کی ہے دیر
مال و زر کیا چیز ہے جاں تک لٹا دی جائیگی

بات کرنے سے ترس جائے گا تُو احباب سے
جب ترِ تُربت تری صورت چُھپا دی جائیگی

آج جو گردن نہیں جُھکتی خدا کے سامنے
حشر کے میدان میں جبراً جھکا دی جائیگی

نیکیوں سے کر ہمیشہ ہر برائی کا دفاع !
اس عمل سے زندگی تیری بڑھا دی جائیگی

جس بدن کو تُو چُھپاتا ہے غبارِ راہ سے
اُس بدن کو خاک کی چادر اُڑھا دی جائیگی

موت آنے تک ہے تُو آزاد عاجز اس کے بعد
تیری ہر حرکت پہ پابندی لگا دی جائیگی !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر

قبر ۔ اللہ تعالےٰ کے فرماں بردار کے لئے بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔

قبر ۔ اللہ تعالےٰ کے نافرمان کے لئے جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے"۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْحُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ (الترغیب ج ۴ ص ۲۳۸ بحوالہ الترمذی والبیہقی)

فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا"۔

قبر باغِ بہشت بھی عاجزؔ
قبر نارِ سقر بھی ہوتی ہے،

عبدالرحمٰن عاجزؔ
۳۰ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۱۷ مئی سنہ ۱۹۸۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر

آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے

جو یہاں نجات پاگیا وہ دوسری منزلوں میں بھی نجات پا جائے گا اور جو یہاں پھنس گیا اس کے بعد کی منازل اُس پر اور سخت ہو جائینگی وہ اُن میں ہرگز نجات نہیں پا سکیگا۔

عَنْ هَانِیٍٔ مَوْلٰی	حضرت عثمانؓ کے غلام ھانی بیان
عُثْمَانَ قَالَ کَانَ	کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب
عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ	کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس
عَلٰی قَبْرٍ بَکٰی حَتّٰی	قدر روتے کہ آپکی ریش مبارک
یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ	(آنسوؤں سے) تر ہو جاتی، اُن
لَهٗ تَذْکُرُ الْجَنَّةَ	سے پُوچھا گیا کہ آپ جب جنت
وَالنَّارَ فَلَا تَبْکِیْ	اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو
وَتَبْکِیْ مِنْ هٰذَا	نہیں روتے اور اس (قبر) کو
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ	دیکھ کر روتے ہیں، فرمایا، فرمایا
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ	رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ	نے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت
اَلْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ	کی منازل میں سے اگر کوئی اس
مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ	میں (اس کے عذاب سے) نجات
فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا	پاگیا تو اس کے بعد کی منازل
بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ	(اُس پر) آسان ہو جائینگی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ	اگر کوئی اس میں نجات حاصل نہ
فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ	کر سکا تو اس کے بعد (کی منازل)
مِنْهُ قَالَ وَقَالَ	اس سے زیادہ سخت ہو نگی،
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى	حضرت عثمان کہتے ہیں کہ فرمایا
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا	نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے
قَطُّ اِلَّا الْقَبْرَ	کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ
اَفْظَعُ مِنْهُ [1]	میں اور سختی میں"

قبر کا معاملہ کس درجہ ہولناک کس قدر فکر انگیز ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کی تصدیق فرما رہے ہیں اور جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے، آپ خود ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے حفاظت کی دُعا فرمایا کرتے تھے اور آپ نے اپنی اُمت کو بھی اس کی تاکید فرمائی، تعوذِ قبر کی دُعائیں آپ صحابہ کرامؓ کو قرآنِ کریم کی سورتوں کی طرح اہتمام کے ساتھ سکھاتے تھے۔

عذابِ قبر میں تشکیک کفر ہے عاجز
ثبوت اس کا ہے قرآن اور سُنّت سے

قرآنِ کریم کی پہلی آیت میں اللہ تعالےٰ نے اعلان فرما دیا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالےٰ کا کلام ہے، اس میں کسی بھی انسان کا کسی طرح کا دخل و عمل نہیں ہے، اس سے ہدایت وہ لوگ

---

[1] رواہ ترمذی فی الذہد وابن ماجہ کتاب الذہد باب ذکر القبر والبلی، وحسنہ الالبانی فی المشکوٰۃ (۱۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائینگے، جو متقی ہونگے اس کے ساتھ ہی فرمایا متقی وہ ہیں جو غیب پر یقین رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور زکواۃ ادا کرتے ہیں قبر میں عذاب و ثواب وہاں کی نار و بہار غیب ہے، لیکن چونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے اور بہت سی احادیث متواترہ سے یہ ثابت اور برحق ہے اس لئے ایک مومن آدمی کو اس پر ایمان لانے میں نہ کوئی تردد ہے اور نہ انکار، ایمان کا معنیٰ ہی یہ ہے، کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے سچے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائیں وہ سمجھ میں آئے یہ نہ آئے اس کے سامنے سر جھکا دیا جائے، شریعت مطہرہ کا ہر امر عقل کے مطابق ہونا ضروری نہیں، بلکہ عقل وہی صحیح عقل ہے جو ہر حکم الٰہی کو بلا چون و چرا تسلیم کرلے پھر تمام انسانوں کی عقلیں یکساں بھی نہیں ہیں لہٰذا دین عقل کے تابع نہیں ہو سکتا بلکہ عقل کے لئے اتباعِ دین لازم ہے"

نقشِ عبرت ہے ہر اک خاک کا ڈھیر
تُو اگر غور سے دیکھا کرتا!!
ظلمتِ شب سے لرزتا ہے تُو
ظلمتِ قبر سے لرزا کرتا!

(جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارُالامن

مومن کے لئے سب سے زیادہ امن کی جگہ اُس کی لحد ہے بعض قبریں ٹوٹی پھوٹی، بوسیدہ، زمین میں دھنسی ہوئی اور پراگندہ حال نظر آتی ہیں، یہاں تک کہ بعض کا نشان تک مٹ گیا ہے۔ ممکن ہے ان کے اندر اہلِ قبور نہایت درجہ مسرور ہوں اور گلشنِ جنّت کے جانفزا بے نظیر نظاروں سے لُطف اندوز ہو رہے ہوں،

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ	حضرت مسروقؒ بیان کرتے
مَا غِبْطَتُ شَيْئًا	ہیں کہ میں نے کبھی کسی چیز
بِشَيْءٍ كَمُؤْمِنٍ	پر رشک نہیں کیا سوائے اُس
فِيْ لَحْدِهٖ قَدْ اَمِنَ	مومن کے کہ وہ اپنی لحد میں
مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ	اللہ کے عذاب سے امن میں
وَاسْتَرَاحَ مِنَ	ہوتا ہے اور دنیا کے غم والم
الدُّنْيَا	سے راحت حاصل کرلیتا ہے۔

(کتاب الزھد لابن المبارک

ص ۹۲

قبر مومن کے واسطے عاجزؔ
امن کی جا، مقامِ راحت ہے

عبدالرحمٰن عاجزؔ ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۱۷ مئی سنہ ۱۹۸۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ التکاثر

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

ترجمہ: غفلت میں رکھا تم کو بہتایت کی حرص نے یہانتک کہ جا دیکھیں قبریں کوئی نہیں آگے جان لو گے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لو گے کاش تم یقین کے ساتھ جان لیتے بیشک تمکو دیکھنا ہے دوزخ پھر دیکھنا ہے اُس کو یقین کی آنکھ سے پھر پوچھیں گے تم سے اُس دن نعمتوں کے بارے میں۔

خلاصۂ تفسیر

دنیوی سامان پر فخر کرنا تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے یہانتک کہ تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو (یعنی مرجاتے ہو کذا فی تفسیر ابن کثیر مرفوعا) ہرگز نہیں (یعنی نہ دنیوی سامان قابلِ فخر ہے اور نہ آخرت قابل غفلت اور اگر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقینی طور پر جان لیتے (یعنی دلائل صحیحہ میں غور و توجہ سے کام لیتے اور اسکا یقین آجاتا تو کبھی اس سامان پر فخر اور آخرت سے غفلت میں نہ پڑتے) واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ آگے اس وعید کی تاکید اور تہدید کی تشدید ہے۔ واللہ تم لوگ ضرور اُس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو خود یقین ہے۔ (کیونکہ یہ دیکھنا استدلال اور دلائل کی راہ سے نہیں ہوگا جس سے یقین حاصل ہونے میں کبھی دیر بھی لگتی ہے بلکہ یہ آنکھوں کا مشاہدہ ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں دیکھ لینا عین الیقین سے تعبیر فرمایا ہے) پھر (اور بات سنو کہ) اُس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔ (کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا حق ایمان و اطاعت کیساتھ بجالائے یا نہیں۔)

آنکھ بند ہوتے ہی عالم برزخ شروع ہوگا اور اسکے ساتھ کشف حقائق بھی

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ الہاء کے معنی غافل اور مبتلائے فریب رکھنے کے ہیں تکاثر کثرت سے مشتق ہے، معنی ہیں مال و اولاد کی کثرت میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ اور یہ لفظ بمعنے تفاخر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

حضرت قتادہؓ کی یہی تفسیر ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس سے مُراد مال ناجائز طریقوں سے جمع کرنا اور مال پر جو اللہ تعالیٰ کے فرائض عائد ہوتے ہیں۔ (زکوٰۃ و حج اور فقراء وغیرہ پر تقسیم کرنا) اُن سے گریز کرنا ہے۔ (قرطبی ۱۶۹/۲۰)

آیت میں اس عام حقیقت کا بیان ہے کہ دنیوی جاہ و مال، سامان و قوت شوکت اور اقرباء و احباب کی کثرت پر فخر و مباہات اور ناز و تکبر اور اُن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت و طلب میں غایت درجہ استغراق و انہماک آخرت فراموش انسان کے قلب پر غفلت کے پردے ڈال دیتا ہے۔ اور یہ خصائص اُس میں ذکرِ موت و فکرِ قبر و خطرۂ قیامت اور خشیتِ الٰہی پیدا ہی نہیں ہونے دیتے۔ یہاں تک کہ اچانک پروانۂ موت لئے عزرائیل علیہ السلام آجاتے ہیں، اور انسان بغیر توبہ و اصلاحِ احوال خمارِ قبر میں جا اُترتا ہے۔

دنیاوی مشاغل میں انہماک چیز ہی ایسی ہے۔ جو انسان کا خیال آخرت کی طرف جانے ہی نہیں دیتی اور اُسے ہمیشہ فکرِ آخرت سے غافل رکھتی ہے۔

ربِ کائنات اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اعلان کرا رہا ہے

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۚ (النساء ۷۷)

آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کا سامان بہت ہی تھوڑا ہے اور آخرت اس کے لئے کہیں بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس دنیا میں رکھا ہی کیا ہوا ہے۔ جو کچھ ہے وہ بھی بالکل فانی و بے ثبات، طلب و تمنا کے قابل شے تو آخرت ہے۔ اور اس کی نعمتوں اور لذتوں کے حصول کا ذریعہ تقویٰ اور احکامِ الٰہی کی تعمیل ہے۔

سکوں خزاں کو نہیں مستقل بہار نہیں
کسی بھی چیز کو دنیا میں اعتبار نہیں
سمیٹ لے [illegible] ساں بھر کی نعمتیں تو نے
اور اب [illegible] حتِ دل سے تو ہمکنار نہیں

(جام طہور)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں

بجز کھیل تماشہ کے

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (انعام ۳۲)	اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز کھیل تماشہ کے اور متقیوں کیلئے یقیناً آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے۔ اور کیا تم عقل سے کام ہی نہیں لیتے

جس دنیا کی یہ مذمت ہے وہ وہی دنیا ہے جو مقصود بالذات ہو، جیسی کہ ملحدوں اور مادہ پرستوں کو ہوتی ہے۔ ورنہ وہ دنیا جو آخرت کی تیاریوں کے لئے ہوتی ہے جیسی ہر مومن کی ہونی چاہئے وہ مذمت کے قابل نہیں وہ تو عین مطلوب ہے۔

لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ، تقویٰ میں تو معاصی سے بھی پرہیز آگیا لیکن یہاں خاص طور پر مراد شرک و الحاد سے پرہیز ہے۔

دنیوی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سودا ہے۔

وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ (الرعد ۲۶)	اور یہ لوگ دنیوی زندگی پر اترا رہے ہیں حالانکہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلے میں بس ایک حقیر ہی سودا ہے۔

ان منکرین آخرت کی تنگ دماغی کا یہ حال ہے کہ یہ اسی محدود اور چند سالہ مختصر زندگی کو سب کچھ سمجھے ہوئے ہیں۔ اور اس بے انتہاء وسیع عالم کو جو اس کے بعد شروع ہونے والا ہے نذر بے خبری کئے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے یہ سارا کارخانۂ کائنات کسی صاحبِ شعور و صاحب ارادہ کا برپا کیا ہوا ہی نہیں، متاعؔ میں تنویر تحقیر کی ہے:

جس دن انسان اپنے ہر کئے ہوئے عمل کو یاد کرے گا

جس نے دنیوی (عارضی) زندگی کو آخرت کی دائمی زندگی پر ترجیح دی ہوگی۔ تو ایسے (بدبخت) کا ٹھکانا بس جہنّم ہی ہوگا

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝

النازعات ۳۴-۴۱

جب وہ بڑا ہنگامہ (روزِ قیامت) آئے گا یعنی جس دن انسان اپنے ہر کئے ہوئے (عمل) کو یاد کرے گا اور ہر دیکھنے والے پر دوزخ ظاہر کر دی جائیگی تو جس کسی نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی۔ تو ایسے (بدبخت) کا ٹھکانا بس دوزخ ہی ہوگا اور جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو ایسے (خوش قسمت) کا ٹھکانا جنّت ہوگا۔

تو اکیلا مرے گا۔ اکیلا ہی قبر سے اُٹھے گا۔ اکیلے ہی سے حساب لیا جائے گا

قَوْلُ الْحَسَنِ لَا يَغُرَّنَّكَ كَثْرَةُ مَنْ تَرٰى حَوْلَكَ فَاِنَّكَ تَمُوْتُ

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ تو اپنے ارد گرد (مال و دولت یا اقرباء و احباب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحْدَكَ، وَتُبْعَثُ وَحْدَكَ، وَتُحَاسَبُ وَحْدَكَ

(کبیر ۸-۳۲)

کی بہتات وکثرت جو دیکھتا ہے۔ یہ تجھے مغرور نہ کردے۔ یاد رکھ تو اکیلا مرے گا اور قیامت کے دن (قبر سے) اکیلا اُٹھا کر محشر میں لایا جائے گا اور تجھ تنہا سے حساب لیا جائے گا۔ (ان اوقات میں تیرا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا)

قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی ہی پڑی ہوگی

کوئی شخص اپنے کسی عزیز کی طرف التفات نہیں کرے گا

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۝

التکویر ۲۳-۲۷

اُس روز انسان اپنے بھائی سے بھاگے گا اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے ان میں سے ہر شخص کو اس دن اپنی ہی پڑی ہوگی دوسروں سے بے توجہ کر دینے والی۔

اُمّ المؤمنین حضرت سودہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو برہنہ پا ننگے بدن بے ختنہ (قبروں سے) اٹھائے گا۔ لوگوں کے مُنہ پر پسینہ کی لگام ہوگی۔ اور کانوں کی لَو تک پسینہ پہنچا ہوگا یعنی قدم سے لیکر مُنہ اور کانوں کی جڑوں تک آدمی پسینہ میں غرق ہوگا۔ حضرت سودہؓ کہتی ہیں۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کے اعضا ایک دوسرے کے دیکھے گا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا لوگوں کو اس کا ہوش ہی نہیں ہوگا۔ ہر شخص کا حال اُس روز ایسا ہوگا کہ اس کو دوسروں سے لاپروا کر دے گا۔ اس حدیث کو طبرانی، اور بغوی نے نقل کیا ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہؓ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ یہاں زیارتِ مقابر سے مراد مر کر قبر میں پہنچنا ہے جیسا کہ حدیث مرفوع میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کی تفسیر میں فرمایا حتّٰی یأتیکم الموت (ابن کثیر بروایت ابن ابی حاتم) اس لئے مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ تم لوگوں کو مال و دولت کی بہتات یا مال و اولاد اور قبیلہ و نسب پر تفاخر غفلت میں ڈالے رہتی ہے اپنے انجام اور آخرت کے حساب کی کوئی فکر نہیں کرتے یہانتک کہ اسی حال میں تمہیں موت آجاتی ہے اور وہاں عذاب میں پکڑے جاتے ہو۔ یہ خطاب بظاہر عام انسانوں کو ہے جو مال و اولاد کی محبت یا دوسروں پر اپنی برتری اور تفاخر میں ایسے مست رہتے ہیں کہ اپنے انجام کو سوچنے کیطرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ ابن شخیرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ الہاکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ۔

یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ	آدمی کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال حالانکہ
وَھَلْ لَکَ مِنْ مَّالِکَ اِلَّا مَا	اسمیں تیرا حصہ تو اتنا ہی ہے جس کو تو نے
اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ	کھا کر فنا کر دیا یا پہنکر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ
اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ وَفِیْ	کر کے اپنے آگے بھیج دیا اور اس کے
رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ وَمَا سِوٰی	سوا جو کچھ ہے وہ تیرے ہاتھ سے جانے
ذٰلِکَ فَذَاھِبٌ وَتَارِکُہٗ	والا ہے تو اُس کو لوگوں کے لئے
لِلنَّاسِ۔ (ابن کثیر و قرطبی بروایت	چھوڑنے والا ہے۔
مسلم۔ ترمذی احمد)	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ وَلَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

اگر آدم زادے کے لئے ایک وادی (دامن کوہ) سونے سے بھری ہوئی موجود ہو تو (وہ اس پر قناعت نہیں کریگا بلکہ) چاہیگا کہ ایسی دو وادیاں ہو جاویں اور اُس کے منہ کو تو (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز بھر نہیں سکتی اور اللہ تعالےٰ توبہ قبول کرتا ہے اُس شخص کی جو اُس کی طرف رجوع ہو۔

معارف القرآن ۸/۲۰۹

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

یعنی آئندہ جب تم کو عذاب کیا جائے گا تو اس تفاخر و تکاثر کے بُرے انجام کو تم دیکھ لو گے۔

اَنَّ الْاَوَّلَ عِنْدَ الْمَوْتِ حِيْنَ يُقَالُ لَهٗ لَا بُشْرٰى وَالثَّانِيْ فِيْ سُؤَالِ الْقَبْرِ مَنْ رَّبُّكَ۔

پہلا موقع موت کے وقت کا ہے۔ جبکہ اُسے کہا جائے گا (تیرے لئے) خوشخبری نہیں اور دوسرا قبر میں سوال کے وقت (جبکہ کہا جائے گا) مَنْ رَّبُّكَ (تیرا رب کون ہے)

اَنَّ اِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَذَابُ الْقَبْرِ وَالْاُخْرٰى عَذَابُ الْقِيَامَةِ كَمَا رُوِيَ

دو حالتوں میں پہلی حالت عذابِ قبر ہے اور دوسری عذابِ قیامت ہے۔ جیسا کہ حضرت ذرؓ سے روایت ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ ذِرٍّ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ

وہ فرماتے ہیں میں عذاب قبر میں شک کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ یہ آیت عذاب قبر پر دلیل (نص) ہے۔

تفسیر کبیر ۸/۳۲/۲۰ و قرطبی ۲/۱۷۲/۲۰

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فِي الْبَعْثِ —

(بحر المحیط ج ۸ ص ۵۰۸)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے مُراد قبروں میں (عذاب) ہے، پھر کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے مُراد قیامت ہے۔

عرب جاہلیت میں حفاظت و مدافعت کی ذمہ داری چونکہ خاندان اور قبیلہ ہی پر ہوتی تھی۔ اس وجہ سے قبیلہ میں سرداری کا مقام اسی خاندان کو حاصل ہوتا جس کے افراد زیادہ ہوں۔ اس چیز نے قدرتی طور پر ان کے ہاں مال کے تکاثر کے ساتھ ساتھ اولاد کے تکاثر کے جذبہ کو بھی بہت قوی کر دیا تھا۔ چنانچہ انکے لٹریچر پر جن کی نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ جس طرح وہ اپنے مال کی کثرت پر فخر کرتے اب موجودہ دور میں اجتماعی زندگی کے بدلے ہوئے نظام اور خاص طور پر خاندانی منصوبہ بندی کے تصور نے اولاد کی کثرت کے رجحان کو دبا کر اس کی جگہ معیارِ زندگی کے رجحان کو غالب کر دیا ہے۔ اس دور کی عام بیماری یہی ہے۔ مشکل ہی سے اس زمانے میں کوئی شخص اس دبا کے اثر سے محفوظ ملے گا۔ ہر شخص رات دن معیارِ زندگی اونچا کرنے کی دھن میں ہے اور چونکہ اس کی کوئی حد معین نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وجہ سے جو اس میدان میں گامزن ہیں ان کو اپنا ہر قدم پہلا قدم معلوم ہوتا ہے آخری منزل نگاہوں سے اوجھل ہے۔ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ کب آئے گی اور کبھی آئے گی بھی یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ معیار زندگی کی بلندی کا سارا انحصار مال پر ہے تو جب معیار کی کوئی حد معین نہیں ہے تو مال کی حرص میں بھی کسی کمی کا امکان نہیں ہے۔ چنانچہ جس رفتار سے زندگی کا معیار اونچا ہو رہا ہے اس سے زیادہ شدت کے ساتھ مال کی تونس بڑھتی جا رہی ہے۔ یہی چیز ہے جس کو قرآن نے تکاثر سے تعبیر کیا ہے اور اس کا اثر یہ بتایا ہے کہ اس نے ہر شخص کو اس طرح اپنے دام فریب میں گرفتار کر لیا ہے کہ اسی میں عمر بیت جاتی ہے اور کسی کو اس سوال پر غور کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوتی کہ اس زندگی کے بعد بھی کوئی زندگی ہے یا نہیں اور ہے تو اس کے لئے بھی کچھ کرنا ہے یا نہیں۔ کہ قبروں کی زیارت کر لی یعنی قبروں میں جا پہنچے۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۳-۴)

یہ ان غفلت کے ماتوں کو تنبیہ اور نہایت زور دار و مؤثر تنبیہ ہے کہ سب کچھ سمجھا دینے کے بعد بھی اگر تم آنکھیں کھولنے کے لئے تیار نہیں ہو تو سن رکھو کہ زندگی یہی نہیں ہے جو تمہیں نظر آ رہی ہے اور جس کے عشق نے تمہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے بلکہ اس کا اصل چہرہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہے جس کو تم جلد دیکھو گے اور پھر سن لو کہ اس کو تم عنقریب دیکھو گے!

یہ تاکید در تاکید انداز کو مؤثر بنانے کے لئے بھی ہے اور اس حقیقت کے اظہار کے لئے بھی کہ جس قوم کو اللہ کا رسولؐ انذار کرتا ہے وہ اس کی تکذیب کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی گرفتار عذاب ہوتی ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کے آگے وہ سب کچھ آئے گا جس سے رسولؐ نے آگاہ کیا۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو اس دنیا میں بھی دیکھو گے اور آخرت میں بھی دیکھو گے اور اس میں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ دیر نہیں ہے۔ تمہارے لئے عدالت قائم ہو چکی ہے اور فیصلہ ہوا ہی چاہتا ہے۔

لفظ تَعْلَمُوْنَ کے ابہام کے اندر جو وعید مضمر ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۵-۸)

یہ ان غافلوں کی اس غفلت کے اصل سبب سے پردہ اٹھایا ہے کہ تمہاری یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ تم کو یہ یقین نہیں آرہا ہے کہ فی الواقع ایک ایسا دن بھی آنے والا ہے جس دن جہنم کو یقین کی آنکھوں سے دیکھو گے، پھر تم سے ان تمام نعمتوں کی بابت پرسش ہونی ہے جو تمہارے رب نے تم کو بخشیں لیکن تم نے ان کو اس کی مرضی کے خلاف استعمال کیا۔ اگر ان باتوں کا یقین ہوتا تو تم اپنی زندگیاں اس طرح دنیا کے پیچھے نہ گزارتے بلکہ لمحہ لمحہ اس آنے والے دن کی تیاریوں میں صرف کرتے۔

کلام کی تالیف پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ یہاں "لَوْ" کا جواب محذوف ہے جواب کو محذوف تو سب مانتے ہیں لیکن لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ اور بعد کی آیات کو لَوْ کے تحت نہیں مانتے، لیکن میرے نزدیک یہ تینوں آیتیں لَوْ کے تحت ہی ہیں۔ یعنی اگر تم یہ باتیں یقین کے ساتھ جانتے ہوتے تو اپنے آپ کو اس طرح نہ کھو بیٹھتے۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ، سے کلام کا پھر آغاز نہیں ہو رہا ہے، جیسا کہ عام طور پر لوگوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ، کے مفعول کے محل میں ہے یعنی اگر تم یقین کے ساتھ جانتے کہ جہنم کو لازماً دیکھو گے۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ پر دیکھو، اس یقین کی تعبیر کے لئے ہے جس کا ہونا مطلوب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ علم یقین جو ان باتوں کو ماننے کے لئے مطلوب ہے اس کے وسائل اللہ تعالیٰ نے آفاق و انفس کے شواہد اور قرآن کی آیاتِ بینات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رکھ دیے ہیں۔ اس وجہ سے ہر عاقل مکلّف ہے کہ ان کو سمجھے اور مانے جو ان سے گریز کرتا ہے، خواہ سمجھنے سے گریز کرتا ہے، یا اس کے قبول کرنے سے وہ اپنی بدبختی کا ذمہ دار خود ہے۔ عنداللہ وہ اپنے اس گریز کی سزا بھگتے گا۔

اس سے یہ بات بھی نکلی کہ ایک عاقل کو اس دنیا میں غیب کے حقائق کا علم یقین تو حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ علم یقین دلائل سے حاصل ہوتا ہے جو آفاق و انفس اور قرآن میں بیان کر دیئے گئے ہیں لیکن عین الیقین کا درجہ اس کو آخرت ہی میں حاصل ہوگا اس لئے کہ اس کا تعلق معائنہ و مشاہدہ سے ہے۔ جن لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ چیز اس دنیا میں بھی حاصل ہوتی ہے ان کا دعویٰ ہمارے نزدیک بے بنیاد ہے۔ اس دنیا میں عین الیقین نہیں حاصل ہوتا بلکہ اس بات کا علم یقین حاصل ہوتا ہے کہ قرآن جو کچھ ہمیں بتا رہا ہے وہ ایک دن ہم آنکھوں سے بھی دیکھیں گے۔ عین الیقین اس دن حاصل ہوگا جس دن تمام حقائق کا آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں گے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ، یہ بات بھی "لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ" کے تحت ہی ہے، یعنی اگر تمہیں اس بات کا علم ہوتا کہ اس دن تم سے تمام نعمتوں کی پرسش ہونی ہے۔ پرسش سے مراد، ظاہر ہے کہ، وہ سزا ہے جو ان کی ناشکری ناقدری اور ان کے سوء استعمال کے نتیجہ میں بھگتنی پڑے گی۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کو جتنی قوتیں و صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اور جو وسائل و ذرائع بھی بخشے ہیں وہ سب نعیم، میں داخل ہیں۔ ان کا فطری حق یہ ہے کہ ان کیلئے خدا کا شکر گزار رہا جائے اور ان کو اس کے مقرر کردہ حدود کے اندر ان کاموں میں استعمال کیا جائے جن کے لئے وہ عطا ہوئے ہیں۔ کوئی نعمت اگر ضائع کی گئی یا وہ خالق کی پسند کے خلاف استعمال ہوئی تو لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ اسکی سزا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے کان، آنکھ، دل، دماغ اور تمام اعضاء و جوارح نعمت ہیں، اسی طرح اسکو جو ظاہری و باطنی قوتیں اور صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں وہ بھی نعمت ہیں، علیٰ ہذا القیاس اس دنیا میں زندگی کے جو اسباب و وسائل اس کو عطا ہوئے ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کی بخشی ہوئی نعمت ہیں۔ ان کا فطری حق، جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا، یہی ہے کہ انسان ان کو برتے اور اپنے رب کا شکر گزار رہے۔ اس ناشکر گزاری کا بھی تقاضا یہ ہے کہ ان کے برتنے میں نہ خدا کے مقرر کئے ہوئے حدود سے تجاوز کرے اور نہ ان میں سے کسی کے عشق میں اس طرح مبتلا ہو جائے کہ اسی کو معبود بنا بیٹھے اور خدا کو بھول جائے۔ جو لوگ اس طرح کے کسی تجاوز میں مبتلا ہوں گے وہ قیامت کے دن لازماً اس کی سزا بھگتیں گے۔

اس سورہ میں چونکہ تکاثرِ اموال کے فتنہ سے آگاہ فرمایا گیا ہے اس وجہ سے وہ یہاں خاص طور پر پیش نظر رہے۔ ہر صاحبِ مال سے یہ سوال ہوگا کہ اس نے اپنا مال کن راستوں سے حاصل اور کن کاموں میں صرف کیا۔ جنھوں نے نہ اس کے حاصل کرنے میں حرام و حلال کی پروا کی اور نہ اس کے صرف کرنے میں اصل مالک کی مرضی پیش نظر رکھی بلکہ مال ہی کو انہوں نے معبود بنا لیا اور اسی کے حاصل کرنے میں ساری زندگی کھپا دی ان کو اس انجام سے سابقہ پیش آئے گا جو سورۂ حمزہ میں بیان ہوا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝	ہلاکی ہے ہر اس اشارہ باز، عیب
الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝	جو کے لیئے جس نے مال سمیٹا اور اس کو
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝	گن گن کر رکھا۔ یہ گمان کرتے ہوئے کہ
كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝	اس کے مال نے اس کو زندہ جاوید کر دیا
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝	ہرگز نہیں وہ چور چور کر دینے والی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

(الھمزۃ ۱۰۴: ۱-۹)

یہ بھیکا جائے گا۔ اور کیا سمجھے کہ چور چور کر دینے والی کیا ہے۔ خدا کی بھڑکتی آگ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ وہ اس میں بند ہوں گے لمبے ستونوں میں جکڑے۔ (تدبر قرآن ۵۲۲-۵۲۵)

قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی نعمتوں کے متعلق باز پرس ہوگی کہ تم نے اُن کا شکر کیا ادا کیا اور اُن کو گناہوں میں تو خرچ نہیں کیا، ان میں سے بعض نعمتوں کے متعلق تو خود قرآن میں دوسری جگہ وضاحت آگئی جیسا فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (انبیاء ۳۶) جس میں انسان کی قوتِ شنوائی، بینائی اور دل سے متعلق وہ لاکھوں نعمتیں آگئیں جن کو انسان ہر لمحہ استعمال کرتا ہے۔

حدیث - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز بندہ سے جس چیز کا سب سے پہلے سوال ہوگا (وہ تندرستی ہے) اُس کو کہا جائے گا کہ کیا ہم نے تمہیں تندرستی نہیں دی تھی اور کیا ہم نے تمہیں ٹھنڈا پانی نہیں پلایا تھا

(الترمذی عن ابی ھریرہ وابن حبان فی صحیحہ - ابن کثیر)

اور امام تفسیر مجاہد نے فرمایا کہ قیامت میں یہ سوال دُنیا کی ہر لذت کے متعلق ہوگا (قرطبی) خواہ اسکا تعلق کھانے پینے سے ہو یا لباس اور مکان سے یا بیوی اور اولاد سے یا حکومت و عزت سے۔ قرطبی نے اس کو نقل کر کے فرمایا کہ یہ بالکل درست ہے اس سوال میں کسی خاص نعمت کی تخصیص نہیں ہے۔

قیامت کے روز ہر بندے سے چار سوال

لَا تَزُوْلُ قَدَمُ الْعَبْدِ يَوْمَ قیامت کے روز کسی بندے کے قدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ	سرک نہ سکینگے یہاں تک کہ اُس سے
اَرْبَعٍ۔ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَ	چار سوال کئے جائینگے۔ عمر کے بارے میں
اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَ	کہ وہ کہاں صرف کی، اور جوانی کے متعلق
اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ	کہ اُسے کہاں برباد کیا۔ اور مال کے
اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ وَ	بارے میں کہ وہ کس طرح کمایا اور کہاں
عَنْ عِلْمِهٖ مَاذَا عَمِلَ بِهٖ	خرچ کیا۔ اور علم کے متعلق کہ اُس پر
(کبیر ۳۲/۸۳ والبخاری)	کہاں تک عمل کیا ؟۔

بخاری کی حدیث میں ہے کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں جن میں سے دو تو پلٹ آتی ہیں صرف ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھر والے، مال اور اعمال۔ اہل و مال تو لوٹ آئے عمل ساتھ رہ گئے۔ مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے۔ لیکن دو چیزیں اُس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہیں۔ لالچ اور اُمنگ۔ حضرت ضحاکؒ نے ایک شخص کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھ کر پوچھا کہ یہ درم کس کا ہے ؟ اُس نے کہا میرا، فرمایا تیرا تو اُس وقت ہوگا کہ کسی نیک کام میں تو خرچ کر دے یا بطورِ شکر خدا تعالےٰ کے خرچ کرے۔ حضرت احنفؒ نے اس واقعہ کو بیان کر کے پھر یہ شعر پڑھا ؎

اَنْتَ لِلْمَالِ اِذَا اَمْسَكْتَهٗ فَاِذَا اَنْفَقْتَهٗ فَالْمَالُ لَكَ

یعنی جب کہ تو مال کو لئے بیٹھا ہے تو تو مال کی ملکیت ہے، ہاں جب اُسے خرچ کر دے گا اُس وقت مال تیری ملکیت میں ہو جائے گا۔ ابن بریدہؒ فرماتے ہیں بنو حارثہ اور بنو حارث انصار کے قبائل آپس میں فخر و غرور کرنے لگے ایک کہتا دیکھو ہم میں فلاں شخص ایسا بہادر ایسا جیوٹ یا اتنا بڑا مالدار وغیرہ ہے! دوسرے قبیلے والے اپنے میں ایسوں کو پیش کرتے تھے، جب زندوں کے ساتھ یہ فخر و مباہات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرچکے تو کہنے لگے کہ آؤ قبرستان میں چلیں وہاں جاکر اپنے اپنے مُردوں کی قبروں کی طرف اشارے کرکے کہنے لگے بتلاؤ اس جیسا بھی تم میں کوئی گزرا ہے، وہ انہیں اپنے مُردوں کے ساتھ الزام دینے لگے۔ اس پر یہ دونوں ابتدائی آیتیں اُتریں کہ تم فخر و مباہات کرتے ہوئے قبرستان پہنچ گئے اور اپنے اپنے مُردوں پر بھی فخر و غرور کرنے لگے، چاہئے تھا کہ یہاں آکر عبرت حاصل کرتے اپنا مرنا اور سڑنا اور گلنا یاد کرتے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنی زیادتی اور اپنی کثرت پر گھمنڈ کرتے تھے یہاں تک کہ ایک ایک ہوکر قبروں میں گھس گئے۔ مطلب یہ ہے کہ بہتایت کی چاہت نے غفلت میں ہی رکھا یہاں تک کہ مرگئے اور قبروں میں دفن ہوگئے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور حسبِ عادت فرمایا کہ کوئی ڈر خوف نہیں انشاء اللہ تعالےٰ گناہوں سے پاکیزگی حاصل ہوگی، تو اُس نے کہا آپ اسے خوب پاک بتلا رہے ہیں یہ تو وہ بخار ہے جو بوڑھے بڑوں پر جوش مارتا ہے اور قبر تک پہنچا کر رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا پھر یوں ہی سہی اس حدیث میں بھی لفظ تُزِیْرُہُ الْقُبُوْرَ ہے اور یہاں قرآن میں بھی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد مرکر قبر میں دفن ہونا ہی ہے۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس آیت کی تلاوت کی پھر کچھ دیر سوچ کر فرمانے لگے میمون! قبروں کا دیکھنا تو صرف بطورِ زیارت ہے اور ہر زیارت کرنے والا اپنی جگہ لوٹ جاتا ہے یعنی خواہ جنت کی طرف خواہ دوزخ کی طرف۔ ایک اعرابی نے بھی ایک شخص کی زبانی ان دونوں آیتوں کی تلاوت سن کر یہی فرمایا تھا کہ اصل مقام اور ہی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ دھمکاتے ہوئے دو دو مرتبہ فرماتا ہے کہ حقیقتِ حال کا علم تمہیں ابھی ہو جائے گا۔ یہ مطلب بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا گیا ہے کہ پہلے مراد کفار ہیں دوبارہ مومن مراد ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تم علم یقینی کے ساتھ اسے معلوم کر لیتے یعنی اگر ایسا ہوتا تو تم غفلت میں نہ پڑتے اور مرتے دم تک اپنی آخری منزل آخرت سے غافل نہ رہتے، پھر جس چیز سے پہلے دھمکایا تھا اسی کا بیان کر رہا ہے کہ تم جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ اس کی ایک ہی جنبش کے ساتھ اور تو اور انبیاء علیہم السلام بھی ہیبت و خوف کے مارے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اس کی عظمت اور دہشت ہر دل پر چھائی ہوئی ہوگی جیسے کہ بہت سی حدیثوں میں یہ تفصیل مروی ہے پھر فرمایا کہ اس دن تم سے نعمتوں کی باز پرس ہوگی، صحت امن رزق وغیرہ تمام نعمتوں کی نسبت سوال ہوگا کہ ان کا شکر کہاں تک ادا کیا۔ ابن ابی حاتم کی ایک غریب حدیث میں ہے کہ ٹھیک دوپہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے چلے دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسجد میں آ رہے ہیں، پوچھا کہ اس وقت کیسے نکلے ہو؟ کہا حضور جس چیز نے آپ کو نکالا ہے اسی نے مجھے بھی نکالا ہے، اتنے میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے، ان سے بھی حضورؐ نے یہی فرمایا اور آپ نے بھی یہی جواب دیا۔ پھر حضورؐ نے ان دونوں بزرگوں سے باتیں کرنی شروع کیں، پھر فرمایا کہ اگر ہمت ہو تو اس باغ تک چلے چلو کھانا پینا مل ہی جائے گا اور سائے دار جگہ بھی۔ ہم نے کہا بہت اچھا، پس آپؐ ہمیں لے کر ابوالہیثم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ کے دروازے پر آئے آپؐ نے سلام کیا اور اجازت چاہی، اُمّ ہیثم انصاریہ دروازے کے پیچھے ہی کھڑی تھیں لیکن اونچی آواز سے جواب نہیں دیا اس لالچ سے کہ خدا کے رسولؐ اور زیادہ سلامتی کی دعا کریں اور کئی کئی مرتبہ آپؐ کا سلام سنیں جب تین مرتبہ حضور سلام کر چکے اور کوئی جواب نہ ملا تو آپ واپس روانہ ہوئے۔ اب تو حضرت ابوالہیثمؓ کی والدہ صاحبہ دوڑیں اور کہا حضور میں آپ کی آواز سن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی لیکن میرا ارادہ تھا کہ خدا کرے آپ کئی کئی مرتبہ سلام کریں اس لئے میں نے اپنی آواز آپ کو نہ سنائی آپ آپنے تشریف لے چلئے۔ آپؐ نے اُن کے اس فعل کو اچھی نظروں سے دیکھا، پھر فرمایا کہ خود ابوالہیثمؓ کہاں ہیں؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا حضور وہ بھی یہیں قریب ہی پانی لینے گئے ہیں، آپ تشریف لائیے انشاء اللہ آتے ہی ہوں گے۔ حضورؐ باغ میں رونق افروز ہوئے، بی بی صاحبہ نے ایک سایہ دار درخت تلے کچھ بچھا دیا جس پر آپؐ تشریف فرما ہوئے، اتنے میں حضرت ابوالہیثمؓ بھی آگئے بیحد خوش ہوئے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکھ نصیب ہوا اور جلدی جلدی ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گئے اور اچھے اچھے خوشے اُتار اتار کر دینے لگے یہاں تک کہ خود آپؐ نے روک دیا۔ صحابی نے کہا یا رسول اللہ اگدلی اور تر اور بالکل پکی جس طرح کی چاہئیں تناول فرمائیں، جب کھجوریں کھا چکے تو میٹھا پانی لائے جسے پیا پھر حضورؐ فرمانے لگے یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں خدا کے ہاں پوچھے جاؤ گے۔ ابن جریرؒ کی اسی حدیث میں ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس حضورؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ دونوں نے کہا حضور بھوک کے مارے گھر سے نکل کھڑے ہوئے ہیں، فرمایا اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے میں بھی اسی وجہ سے اس وقت نکلا ہوں۔ اب آپ انھیں لیکر چلے اور ایک انصاری کے گھر آئے ان کی بیوی صاحبہ مل گئیں پوچھا کہ تمہارے میاں کہاں گئے ہیں؟ کہا گھر کے لئے میٹھا پانی لانے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ مشک اُٹھائے ہوئے آہی گئے۔ وہ خوش خوش ہوگئے اور کہنے لگے مجھ جیسا خوش قسمت آج کوئی بھی نہیں جس کے گھر اللہ کے نبی تشریف لائے ہیں۔ مشک تو لٹکا دی اور خود جا کر کھجوروں کے تازہ تازہ خوشے لے آئے آپؐ نے فرمایا چُن کر الگ کر کے لاتے تو جواب دیا کہ حضور میں نے چاہا کہ آپ اپنی طبیعت کے مطابق اپنی پسند سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چن میں اور نوش فرمالیں۔ پھر چھری ہاتھ میں تھامی کہ کوئی جانور ذبح کرکے گوشت پکائیں تو آپؐ نے فرمایا دیکھو دودھ دینے والے جانور ذبح نہ کرنا چنانچہ اُس نے ذبیحہ کیا آپ نے وہیں کھانا تناول فرمایا۔ پھر فرمانے لگے دیکھو بھوکے گھر سے نکلے اور پیٹ بھرے جا رہے ہو یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام حضرت ابوعسیبؓ کا بیان ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی میں نکلا پھر حضرت ابوبکرؓ کو بلایا پھر حضرت عمرؓ کو بلایا پھر کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا لاؤ بھائی کھانے کو دو۔ وہ انگور کے خوشے اُٹھا لائے اور آپؐ کے سامنے رکھ دیئے آپؐ نے اور آپ کے ساتھیوں نے کھائے پھر فرمایا ٹھنڈا پانی پلاؤ، وہ لائے آپؐ نے پیا۔ پھر فرمانے لگے قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے وہ خوشہ اٹھا کر زمین پر دے مارا اور کہنے لگے اس کے بارے میں بھی خدا کے ہاں پُرسش ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں صرف تین چیزوں کی تو پرسش نہیں۔ پردہ پوشی کے لائق کپڑا، بھوک رد کنے کے قابل ٹکڑا، اور سردی گرمی میں سر چھپانے کے لئے مکان۔ (مسند احمد) مسند کی ایک اور حدیث میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی اور حضورؐ نے پڑھ کر سنائی تو صحابہؓ کہنے لگے کہ ہم سے کس نعمت پر سوال ہوگا؟ کھجوریں کھا رہے ہیں اور پانی پی رہے ہیں تلواریں گردنوں میں لٹک رہی ہیں اور دشمن سر پر کھڑا ہے آپؐ نے فرمایا گھبراؤ نہیں عنقریب نعمتیں آجائیں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور علیہ السلام تشریف لائے اور نہائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ ہم نے کہا حضور اس وقت تو آپ خوش و خرم نظر آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر لوگ تونگری کا ذکر کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما[illegible] کے دل میں خوفِ خدا ہو اس کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تونگری کوئی بُری چیز نہیں اور یاد رکھو متقی شخص کے لئے صحت تونگری سے بھی اچھی ہے۔ اور خوش نفسی بھی خدا کی نعمت ہے (مسند احمد) ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث ہے، ترمذی شریف میں ہی نعمتوں کے سوال میں قیامت والے دن سب سے پہلے یہ کہا جائیگا کہ ہم نے تجھے صحت نہیں دی تھی؟ اور ٹھنڈے پانی سے تجھے آسودہ نہیں کیا کرتے تھے۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ اس آیت ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ الخ کو سُن کر صحابہؓ کہنے لگے کہ حضور ہم تو جو کی روٹی اور وہ بھی آدھا پیٹ کھا رہے ہیں۔ تو خدا کی طرف سے وحی آئی کہ کیا تم پیر بچانے کے لئے جوتیاں نہیں پہنتے اور کیا تم ٹھنڈے پانی نہیں پیتے؟ یہی قابل پرسش نعمتیں ہیں اور روایت میں ہے کہ امن اور صحت سے سوال ہوگا۔ پیٹ بھر کھانے سے ٹھنڈے پانی سے سایہ دار گھروں سے میٹھی نیند سے بھی سوال ہوگا۔ شہد پینے سے۔ لذتیں حاصل کرنے سے۔ صبح شام کے کھانے سے گھی شہد اور میدے کی روٹی وغیرہ۔ غرض ان تمام نعمتوں کے بارے میں خدا کے ہاں سوال ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بدن کی صحت، کانوں اور آنکھوں کی صحت کے بارے میں بھی سوال ہوگا کہ ان طاقتوں سے کیا کیا کام کئے۔

ایک بار سورۂ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تلاوت ثواب کے لحاظ سے ہزار آیات کے برابر ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہزار آیتیں پڑھے صحابہؓ نے عرض کیا حضرت یہ کس سے ہو سکتا ہے کہ ہزار آیتیں پڑھے آپؐ نے فرمایا کہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نہیں ہو سکتا سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تلاوت کرے۔

(تفسیر مواہب الرحمٰن ج ۱۰ ص ۹۲۴ بحوالہ حاکم والبیہقی)

حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت وارد ہے کہ جس نے ایک رات میں ہزار آیتیں تلاوت کیں تو وہ اللہ تعالےٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالےٰ اُس کے سامنے ہنستا ہوگا۔

صحابہؓ کرام نے عرض کیا بھلا ہزار آیات کس میں پڑھنے کی طاقت ہے؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ آخر تک پڑھی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ یہ سورۃ ہزار آیت کے برابر ہے۔

(تفسیر مواہب الرحمٰن ج ۱۰ ص ۹۲۴ ومعارف القرآن بحوالہ مصری حاکم وبیہقی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا دنیا سے جانے کا وقت آگیا ہے
ہائے میری ناکامی، ہائے آنے والا خطرہ، ہائے قبر کی تنگی
ہائے سفر کی درازی

لَاَبْكِيَنَّ عَلٰى نَفْسِيْ وَحَقَّ لَهٗ يَا عَيْنُ لَا تَبْخَلِيْ عَنِّيْ بِعَبْرَتِهٖ
لَاَبْكِيَنَّ لِفُقْدَانِ الشَّبَابِ فَقَدْ جَدَّ الرَّحِيْلُ عَنِ الدُّنْيَا بِرَحْلَتِهٖ
يَا نَأْيَ مُنْتَجَعِيْ يَا هَوْلَ مُطَّلَعِيْ يَا ضِيْقَ مُضْطَجَعِيْ يَا بُعْدَ شُقَّتِهٖ
اَلْمَالُ مَا كَانَ قُدَّامِيْ لِاٰخِرَتِيْ
مَا لَا اُقَدِّمُ مِنْ مَالِيْ فَلَيْسَ لَهٗ (رحمان الصعود)

مَیں اپنے آپ پر روؤں گا اور مجھے رونا چاہیئے، آنکھ تو میری حالت پر آنسو بہانے میں کمی نہ کر، مَیں اپنی جوانی کے جاتے رہنے پر روؤں گا کیونکہ میرے دُنیا سے جانے کا وقت آگیا ہے، ہائے میری ناکامی، ہائے آنے والا خطرہ! ہائے قبر کی تنگی! ہائے سفر کی درازی مال درحقیقت وہی ہے جو مَیں نے اپنی آخرت کی خاطر آگے بھیج دیا اپنے مال میں سے جو مَیں جمع کر کے رکھوں گا، وہ میرے کسی کام نہیں آئے گا،

جس طرح یہ دل محروم جہاں سے گزرا!
ہائے یوں بھی نہ کوئی بے سروساماں گزرے

لوگ کم ہو رہے ہیں اور قبریں زیادہ ہو رہی ہیں

لِكُلِّ اُنَاسٍ مَقْبُرٌ بِفِنَائِهِمْ فَهُمْ يَنْقُصُوْنَ وَالْقُبُوْرُ تَزِيْدُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا إِنْ تَرٰى دَارًا لِحَيٍّ قَدْ اقْفَرَتْ
وَقَبْرٌ لِمَيِّتِهٖ بِالْفِنَاءِ جَدِيْدُ
فَهُمْ جِيْرَةُ الْاَحْيَاءِ اَمَّا مَحَلُّهُمْ
فَدَانٍ وَّاَمَّا الْمُلْتَقٰى فَبَعِيْدُ

سب لوگوں کے مکانوں کے پاس قبرستان موجود ہیں، لوگ کم ہو رہے ہیں اور قبریں زیادہ ہو رہی ہیں، کسی قبیلے کا محلہ اگر ویران ہو جائے تو اس کے پڑوس میں تازہ قبریں نظر آئیں گی، یہ مُردے، زندوں کے پڑوس میں رہتے ہیں ان کی رہائش گاہ تو قریب ہی ہے مگر ملاقات ناممکن ہے۔

دنیا کا آخری انجام یہی ہے جو تم ہمارا دیکھ رہے ہو

اَلَا يَا عَسْكَرَ الْاَحْيَاءِ . هٰذَا عَسْكَرُ الْمَوْتٰى
اَجَابُوا الدَّعْوَةَ الصُّغْرٰى وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ الْكُبْرٰى
يُحَثُّوْنَ عَلَى الزَّادِ وَمَا زَادُ سِوَى التَّقْوٰى
يَقُوْلُوْنَ لَكُمْ جِدُّوْا فَهٰذَا اٰخِرُ الدُّنْيَا

اے زندوں کے لشکر دیکھو! یہ مُردوں کی فوج پڑی ہے انہوں نے موت کی آواز پر لبیک کہا اور اب صورِ اسرافیل کی آواز کے منتظر ہیں، یہ بزبانِ حال تمہیں زادِ راہ حاصل کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور تقویٰ کے سوا اس سفر میں کوئی زادِ راہ کام نہیں آئے گا وہ تم سے کہہ رہے ہیں، جلدی کر لو کیونکہ دُنیا کا آخری انجام یہی ہے جو تم ہمارا دیکھ رہے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ قبروں میں سوائے چمکتی ہوئی کھوپڑیوں اور بوسیدہ ہڈیوں کے اور کچھ باقی نہ رہا

اِنِّیْ سَأَلْتُ التُّرَابَ: مَا فَعَلْتَ بَعْدِیْ بِجَسَدٍ وَّقَعَ فِیْهِ الدُّوْدُ مُتَعَفِّرَةٍ فَاَجَابَنِیْ صَیَّرْتُ رِیْحَهُمْ یُؤْذِیْكَ بَعْدَ رَوَائِحَ عَطِرَةٍ وَاَكَلْتُ اَجْسَادًا مُّنَعَّمَةً كَانَ النَّعِیْمُ یَهُزُّهَا نَضِرَةً لَمْ یَبْتَ غَیْرُ جَمَاجِمَ عَرِیَتْ بِیْضٍ تَلُوْحُ اَوْ اَعْظُمٍ نَخِرَةً

(حضرت ابو العتاھیہؒ اھوال القبور)

مَیں نے مٹی سے پُوچھا کہ تو نے میرے بعد اس خاک میں لتھڑے ہوئے جسم سے کیا کیا جس میں کیڑے پڑ گئے تو اس نے جواب دیا کہ مَیں نے اسے ایسا کر دیا کہ تو اس کی بدبُو سے بیزار ہو حالانکہ پہلے اُس سے عطر میں بسی ہوئی خوشبو آتی تھی، مَیں نے ناز و نعمت میں پلے ہوئے تر و تازہ جسموں کو جو اپنی شوکت کے نشہ میں جھومتے تھے کھا لیا اور سوائے سفید چمکتی ہوئی کھوپڑیوں اور بوسیدہ ہڈیوں کے اور کچھ باقی نہ رہا۔

ہونا تھا جو کمخواب کے بستر پہ ہمیشہ!
نقش اُس کی پسِ مرگ تہِ خاک پڑی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فضیل بن عیاضؒ

کسی جنازہ کے ہمراہ چلتے تو وعظ و نصیحت کرتے اور روتے جاتے

ابراہیم بن اشعثؒ بیان کرتے ہیں، جب ہم حضرت فضیلؒ کے ہمراہ کسی جنازہ کے ہمراہ چلتے تو وہ وعظ و نصیحت کرتے اور روتے جاتے، یوں معلوم ہوتا کہ وہ اپنے دوستوں سے رخصت ہو رہے ہیں اور آخرت کی طرف کوچ کر رہے ہیں، جب قبرستان پہنچتے تو اس طرح چپ چاپ بیٹھتے گویا مُردہ ہیں، غمگین اور روتے ہوئے بیٹھے رہتے، فارغ ہوتے تو اس طرح معلوم ہوتا کہ وہ اگلے جہان سے واپس لوٹے ہیں، اور وہاں کے حالات کی خبر دے رہے ہیں۔

حلیۃ الاولیاء جلد ۸

معاملاتِ رہِ آخرت خدا کی پناہ!
بڑی ہی سخت مسافت دکھائی دیتی ہے

وہ میرا نامۂ اعمال ہی طلب نہ کریں
نجات کی یہی صورت دکھائی دیتی ہے

گزار دے اسے اللہ کی عبادت میں
یہ چند روزہ جو مہلت دکھائی دیتی ہے

ہر ایک عضوِ بدن کا یہ ضعف اے عاجزؔ
قریب اب تری رحلت دکھائی دیتی ہے

(صبحِ صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر قدم آہستہ رکھ
زمین کی مٹی انسانی جسموں کی مٹی ہے

شاید ہر قبر کئی کئی دفعہ قبر بنی ہو، اور وہ نیک و بد اور امیر و غریب ایک جگہ جمع ہونے پر ہنس رہی ہو، کتنے امیر جو پشتِ زمین پر غریبوں کے ساتھ بیٹھنا تو درکنار اُن کے سلام کا جواب دینا اپنی ہتک سمجھتے تھے ممکن ہے وہ قبروں میں اُن کے ساتھ لیٹے ہوئے ہوں۔

خَفِّفِ الْوَطْءَ مَا أَظُنُّ أَدِيمَ الْأَرْضِ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَجْسَادِ
رُبَّ لَحْدٍ قَدْ صَارَ لَحْدًا مِرَارًا ضَاحِكٍ مِنْ تَزَاحُمِ الْأَضْدَادِ
(احوال الموتیٰ)

زمین پر قدم آہستہ رکھ کیونکہ زمین کی مٹی انسانی جسموں کی مٹی ہے شاید ہر قبر کئی کئی دفعہ قبر بنی ہو اور اضداد (نیک و بد) اور امیر و غریب کے جمع ہونے پر ہنس رہی ہو۔

یہ خاکِ گورِ غریباں ہے اس کو غور سے دیکھ
ہر ایک ذرہ یہاں کا مقامِ عبرت ہے

وفات کے بعد انسان کا ذکرِ خیر اُس کی دوسری زندگی ہے

لہٰذا اپنے ذکر کو بلند کرنے کا کام کر، دل کی حرکات (سانس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو متنبہ کر رہی ہیں، کہ تیری زندگی چند منٹ اور چند سیکنڈ کا نام ہے انہیں غفلت میں ضائع نہ کر،

دَقَّاتُ قَلْبِ الْمَرْءِ قَائِلَةٌ لَهٗ

انسان کے دل کی حرکت اسکو کہتی رہتی ہے

اِنَّ الْحَيَاةَ دَقَائِقٌ وَثَوَانٍ

کہ زندگی سیکنڈ اور منٹ ہیں،

فَارْفَعْ لِنَفْسِكَ بَعْدَ مَوْتِكَ ذِكْرَهَا

موت کے بعد اپنے ذکر کو بلند کرنے کا کام کر

فَالذِّكْرُ لِلْاِنْسَانِ عُمْرٌ ثَانٍ (احوال الموتی)

کیونکہ اچھا ذکر انسان کی دوسری عمر ہے

اَلْاَنْفَاسُ نَفَائِسُ فَمَا مَضٰى مِنْهَا لَا يَعُوْدُ

سانس بہت قیمتی ہیں ان میں سے جو چلا جاتا ہے واپس نہیں آتا۔

زندگی کہتا ہے جس سانس کو ہر ایک طبیب

یہ وہی سانس ہے جو موت کو لاتا ہے قریب

دُنیا پرست امیر غریبوں کی وفات کے بعد بھی اُنکے ساتھ امتیازی سلوک سے باز نہ آئے

وفات کے بعد غرباء کے مقابلہ میں امیروں کی قبروں کو خوبصورت پتھروں سے مرصع و مزین کیا جارہا ہے، لیکن قبروں کے اندر امیر اور غریب یکساں حالت میں خاک آلودہ ہیں۔ اگر مٹی امیر اور فقیر سب کے جسم کو کھا جاتی ہے تو امیر اور فقیر میں (بجز اعمال) کیا فرق رہ گیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشتِ زمیں پہ عمر بھر چلتے رہے الگ الگ
زیرِ زمیں پڑے ہوئے ہیں شاہ و گدا وہ ساتھ ساتھ

اگر قبروں کی مٹی اٹھا کر دیکھیں تو امیر کو فقیر سے نہیں پہچان سکو گے

أَرَىٰ أَهْلَ الْقُبُوْرِ
إِذَا أُمِيْتُوْا بَنَوْا
فَوْقَ الْمَقَابِرِ بِالصُّخُوْرِ
أَبَوْا إِلَّا مُبَاهَاةً
وَّفَخْرًا عَلَى الْفُقَرَاءِ
حَتّٰى فِي الْقُبُوْرِ
لَعَمْرِكَ لَوْ كَشَفْتَ
التُّرْبَ عَنْهُمْ فَمَا
تَدْرِيْ الْغَنِيَّ مِنَ
الْفَقِيْرِ إِذَا أَكَلَ
التَّرَىٰ هٰذَا وَهٰذَا
فَمَا فَضْلُ الْغَنِيِّ
عَلَى الْفَقِيْرِ (احوال الموتیٰ)

میں دیکھ رہا ہوں ان اہل قبور کو
جب اللہ تعالیٰ نے وفات
دے دی تو انہوں نے قبروں کو
پتھروں سے بنوایا (یہ لوگ)
فخر اور نمائش سے باز نہ آئے
حتیٰ کہ قبروں میں بھی غریبوں
سے فرق رکھا اگر (قبروں کی)
مٹی اُٹھا کر دیکھیں، تو امیر کو
فقیر سے نہیں پہچان سکو گے
اگر مٹی امیر اور فقیر (سب کے)
جسم کو کھا جاتی ہے تو امیر
اور فقیر میں کیا فرق رہ گیا؟

رہا نہ فرق امیر و فقیر میں کوئی!
نشان کر دئے سب خاک خاکِ تربت نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب و حیرت ہے

انسان کس بات پر فخر و غرور کرتا ہے، جبکہ کل اُسے قبر کے گڑھے میں جا لیٹنا ہے فخر کے قابل تو تقویٰ ہے۔ تقویٰ اور نیکی اس سے کہیں بہتر ہے جو اہلِ دنیا جمع کر رہے ہیں جو انسان اپنی ابتداء (پیدائش) اور اپنی انتہاء (قبر میں بوسیدہ ہو جانا) یاد نہیں رکھتا وہ کتنا بدنصیب ہے

يَا عَجَبًا لِلنَّاسِ لَوْ فَكَّرُوْا

لوگوں کی حالت پر تعجب ہے اگر یہ لوگ غور و فکر کرتے

وَحَاسَبُوْا اَنْفُسَهُمْ أَبْصَرُوْا

اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے تو حقیقت سے آگاہ ہو جاتے

وَعَبَرُوْا الدُّنْيَا اِلٰى غَيْرِهَا

اور اس دُنیا کی بجائے آخرت کی طرف متوجہ ہو جاتے

وَاِنَّمَا الدُّنْيَا لَهُمْ مَعْبَرٌ

دُنیا تو حقیقت میں ہے ہی گزرگاہ!!

لَا فَخْرَ اِلَّا فَخْرُ اَهْلِ التُّقٰى

فخر تو حقیقت میں متقیوں کے شایاں ہے

غَدًا اِذَا ضَمَّهُمُ الْحَشْرُ

جبکہ کل وہ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيَعْلَمَنَّ النَّاسُ اَنَّ التُّقٰى
لوگوں کو اس وقت یہ معلوم ہو جائے گا کہ تقویٰ،
وَالْبِرَّ كَانَا خَيْرَ مَا يُدَّخَرُ
اور نیکی ہی وہ بہترین چیزیں تھیں جو جمع کرنے کے لائق تھیں
عَجِبْتُ لِلْاِنْسَانِ فِيْ فَخْرِهٖ
مجھے ایسے انسان پر تعجب ہوتا ہے جو فخر کر رہا ہوتا ہے
وَهُوَ غَدًا فِيْ قَبْرِهٖ يُقْبَرُ
حالانکہ وہ کل قبر میں دفن ہونے والا ہے
مَا بَالُ مَنْ اَوَّلُهٗ نُطْفَةٌ
جو ابتداء میں حقیر بوند تھا
وَّجِيْفَةٌ فِيْ آخِرِهٖ يَفْخَرُ
اور پھر مردار ہو جائے گا، اُسے کیا ہو گیا ہے کہ فخر کرتا ہے
اَصْبَحَ لَا يَمْلِكُ تَقْدِيْمَ مَا يَرْجُوْ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا يَحْذَرُ
اس کی حالت یہ ہو جائے گی کہ وہ جس چیز کی امید رکھتا ہے اس کو حاصل
نہ کر پائے گا اور مقدر اشیاء کو اپنے سے ہٹا نہ سکے گا
وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِهٖ فِيْ كُلِّ مَا يَقْضِيْ وَمَا يُقَدِّرُ[1]
اور اس کا معاملہ اس ذات کے ہاتھ میں ہو گا جو ہر شے کا فیصلہ کرتی ہے
اور تمام معاملات کا طے کرنا جس کے ہاتھ میں ہے
اُلفت کا پھل طاعت ہے اور طاعت کا پھل خلد بریں
طاعت کی زینت ہے تقویٰ، تقویٰ حُسنِ علم و یقیں

---

[1] التذکرۃ للقرطبی ص ۲۰ - ۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری موت کے بعد تیرے لئے کون نماز پڑھے گا؟
تیرے مرنے کے بعد تیری طرف سے کون روزے رکھے گا؟
کون ہے جو تیری وفات کے بعد تجھ سے تیرے پروردگار کو راضی کرے گا؟

(یزید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ)

وَكَانَ يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ يَقُوْلُ لِنَفْسِهٖ وَيْحَكَ يَا يَزِيْدُ، مَنْ ذَا يُصَلِّيْ عَنْكَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ ذَا يَصُوْمُ عَنْكَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ مَنْ ذَا يَتَرَضّٰى عَنْكَ رَبَّكَ بَعْدَ الْمَوْتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا تَبْكُوْنَ وَتَنَاحُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ بَاقِيْ حَيَاتِكُمْ مِنَ الْمَوْتِ طَالِبُهٗ وَالْقَبْرُ بَيْتُهٗ وَالتُّرَابُ

حضرت یزید رقاشیؒ اپنے نفس سے مخاطب ہیں اے یزید افسوس ہے تجھ پر، (تو بتا) کون ہے جو تیری موت کے بعد تیرے لئے نماز ادا کرے گا؟ کون ہے جو تیری موت کے بعد تیری طرف سے روزے رکھے گا؟ کون ہے جو تیری جانب سے تجھ پر تیری موت کے بعد تیرے رب کو راضی کرے گا؟ پھر فرماتے، اے لوگو! تم کیوں نہیں روتے اور کیوں نہیں گریہ کرتے اپنی جانوں پر، اپنی باقی زندگی پر جو شخص موت کی زد میں ہو، اور قبر جس کا گھر ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِرَاشُهُ، وَالدُّوْدُ أَنِيْسُهُ وَهُوَ مَعَ هٰذَا يَنْتَظِرُ الْفَزَعَ الْأَكْبَرَ كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُهُ ثُمَّ يَبْكِيْ حَتّٰى يَسْقُطَ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ

(التذکرۃ للقرطبی ۱۶-۱۷)

مٹی جس کا بچھونا ہو، اور کیڑے جسکے ساتھی ہوں اور وہ ان حالات میں بڑی گھبراہٹ (قیامت) کا منتظر ہو اُس کا کیا حال ہونا چاہیئے؟ یہ کہہ کر بے اختیار رو پڑتے اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتے۔

موت سے پہلے اُسے موت نظر آجائے
قبر کا حال کسی پر جو نمایاں ہو جائے

اَے اھل قبور

ہمیں کچھ اپنے بارے میں خبر دو یا پھر ہم تمہیں خبر دیتے ہیں

کہ تمہارے چلے جانے کے بعد تمہارے مال و دولت، تمہاری بیویوں، تمہارے محلات کے ساتھ کیا ہوا

رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ أَنَّهٗ خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهَا قَالَ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ أَخْبِرُوْنَا عَنْكُمْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قبرستان گئے جب نظر نے قبرستان کے منظر کا نظارہ کیا تو فرمایا اے اہل قبور ہمیں کچھ اپنے بارے میں خبر دو یا پھر ہم تمہیں باخبر کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْنُخْبِرُكُمْ، أَمَاخَبَرٌ
مِنْ قِبَلِنَا فَالْمَالُ
قَدْ اِنْقَسَمَ وَالنِّسَاءُ
قَدْتَزَوَّجْنَ وَالْمَسَاكِنُ
قَدْ سَكَنَهَا قَوْمٌ
غَيْرُكُمْ ثُمَّ قَالَ
اَمَا وَاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَاعُوْا
قَالُوْا: لَمْ نَزْدَادَا
خَيْرًا مِّنَ التَّقْوٰى
(التذکرۃ للقرطبی ۲۰)

سنو! ہماری طرف سے یہ خبر ہے
کہ (تمہارا) مال تقسیم ہوگیا، اور
عورتوں نے (دوسری جگہ)
نکاح کر لئے، اور تمہارے مکانات
میں دوسرے لوگ آباد ہو گئے،
پھر فرمایا خدا کی قسم! اگر یہ
لوگ (اہل قبور) اس کی طاقت
رکھتے (کہ ہماری بات کا جواب دیں)
تو ضرور جواب دیتے، ہم نے
تقویٰ کے علاوہ (آخرت کے
سفر میں) کوئی بھی زادِ راہ
نہیں پایا

فکرِ عقبیٰ تجھے ہوتی عاجز
توشۂ راہ مُہیّا کرتا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں میں جانے کے بعد ذلیل و عزیز یکساں بے نام و نشان ہو گئے ہیں!

سَلَامٌ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ الدَّوَارِسْ
كَاَنَّهُمْ لَمْ يَجْلِسُوْا فِي الْمَجَالِسْ
وَلَمْ يَشْرَبُوْا مِنْ بَارِدِ الْمَاءِ شُرْبَةً
وَّلَمْ يَاْكُلُوْا مِنْ بَيْنَ رَطْبٍ وَيَابِسْ
اَلَا خَبِّرُوْنِيْ : اَيْنَ قَبْرُ ذَلِيْلِكُمْ،
وَقَبْرُ الْعَزِيْزِ الْبَاذِخِ الْمُتَمَارِسْ، (حوالہ تعبیر الدین ص ۱۰۲)

مٹی ہوئی قبروں والوں پر سلام جواب یوں معلوم ہوتا ہے کہ کبھی مجلسوں میں نہیں بیٹھے اور نہ کبھی ٹھنڈے پانی کا گھونٹ پیا اور نہ کوئی خشک و تر چیز کھائی، اے قبروں والو! مجھے بتلاؤ کہ تمہارے ذلیلوں کی قبر کون سی ہے اور متکبر ہوشیار عزت والے کی کونسی؟ (یعنی قبروں میں جانے کے بعد ذلیل و عزیز یکساں بے نام و نشان ہو گئے ہیں)

عیشِ دنیا ہے سامنے جب تک
قبر کا سامنا نہیں ہوتا

اب تجھ سے ملاقات کی کوئی امید نہیں حالانکہ تو (قبر میں) قریب ہی پڑا ہوا ہے

تَهِيْجُ مَنَازِلُ الْاَمْوَاتِ وَجْدًا
وَيَحْدُثُ عَنْ رُفَاتِهَا الْكِتَابُ!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنَازِلُ لَا تُجِيْبُكَ حِيْنَ تَدْعُوْا
وَعَزَّ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَا تُجَابُ،
وَكَيْفَ يُجِيْبُ مَنْ تَدْعُوْهُ مَيْتًا
تَضَمَّنَتِ الْجَنَادِلُ وَالتُّرَابُ!!
مُقِيْمٌ اِلٰى اَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ خَلْقَهٗ
لِقَاؤُكَ لَا يُرْجٰى وَاَنْتَ قَرِيْبُ،
تَزِيْدُ بِلٰى فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
وَّتُنْسٰى كَمَا تَبْلٰى وَاَنْتَ حَبِيْبُ

(الحوادث الجامعۃ لابن رجب)

مُردوں کے ٹھکانے دیکھنے سے غم پیدا ہوتا ہے اور ان کے مشاہدہ سے کبیدگیٔ خاطر پیدا ہوتی ہے وہ ایسے ٹھکانے ہیں کہ جب تُو آواز دیتا ہے تو کوئی جواب نہیں ملتا اور جواب نہ ملنے سے تجھے صدمہ ہوتا ہے وہ مُردہ جسے تو آوازیں دیتا ہے، وہ کیسے جواب دے سکتا ہے وہ تو اب پتھروں اور مٹی کی تہوں کے نیچے دبا ہوا ہے، قیامت کے دن مُردوں کے زندہ ہونے تک اے مُردہ! تو اسی طرح پڑا رہے گا اب تجھ سے مُلاقات کی کوئی امید نہیں حالانکہ بالکل قریب ہی پڑا ہے ہر روز تو مزید گل سڑ رہا ہے اور جُوں جُوں تو گل رہا ہے، یاد سے نکلتا جا رہا ہے حالانکہ تو مجھے اتنا محبوب تھا۔

قبر میں اس کے اعضاء بکھر گئے ہیں
اب مجلسوں میں عبرت کیلئے تذکرہ باقی رہ گیا ہے

مَا حَالُ مَنْ سَكَنَ الثَّرٰى مَا حَالُهٗ
اَمْسٰى وَقَدْ رَثَّتْ هُنَاكَ حِبَالُهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْسٰی وَلَا رُوْحُ الْحَیَاۃِ تُعِیْبُہٗ
اَبَدًا وَّلَا لُطْفُ الْحَبِیْبِ یَنَالُہٗ ،
اَمْسٰی وَقَدْ دَرَسَتْ مَحَاسِنُ وَجْہِہٖ
وَتَفَرَّقَتْ فِیْ قَبْرِہٖ اَوْصَالُہٗ
وَاسْتَبْدَلَتْ مِنْہُ الْمَجَالِسُ عِبْرَۃً
وَتَقَسَّمَتْ مِنْ بَعْدِہٖ اَمْوَالُہٗ
مَازَالَتِ الْاَیَّامُ تَلْعَبُ بِالْفَتٰی
وَالْمَالُ یَذْھَبُ صَفْوُہٗ وَحَلَالُہٗ

(احوال القبور ابن رجب)

مٹی میں جا بسنے والے کا کیا حال ہے جس کا جوڑ جوڑ بوسیدہ ہو چکا ہے، اب نہ اسے زندگی کی کوئی راحت پہنچتی ہے اور نہ کسی دوست کا پیار حاصل ہوتا ہے، اس کے چہرہ کی خوبصورتی ختم ہو چکی ہے اور قبر میں اُس کے اعضاء بکھر گئے ہیں، اس کی جگہ اب مجلسوں میں عبرت کے لئے تذکرہ باقی رہ گیا ہے، اُس کے مال بٹ چکے ہیں، زمانہ ہر جوانمرد کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے اور عمدہ وحلال مال بھی فناء ہو جاتا ہے۔

مَا صَاحِبُ الْاِنْسَانِ فِیْ قَبْرِہٖ
مِثْلَ التُّقٰی وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ ،
تقویٰ اور نیک عمل ہی قبر میں انسان کے ساتھی ہیں۔
بَادِرْ شَبَابَکَ قَبْلَ وَقْتِ رَحِیْلِہٖ
وَاعْمَلْ لِیَوْمِکَ یَا اَخَا الْاَشْفَافِ (احوال القبور)

اپنی جوانی کے چلے جانے سے پہلے جلدی نیکی کر لے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے معززین کے بھائی اپنے پیش آنے والے دن کیلئے کچھ کرلے۔

مَیں اپنے دوستوں کی قبروں کے پاس کھڑا ہوا انہیں دیکھ کر رو پڑا

وَقَفْتُ عَلٰی وَالْاَحِبَّۃِ حِیْنَ صَفَّتْ
قُبُوْرُھُمْ کَاَفْرَاسِ الرِّھَانِ
فَلَمَّا اَنْ بَکَیْتُ وَفَاضَ دَمْعِیْ
رَاَتْ عَیْنَایَ سَھْمُ مَکَانِیْ

مَیں اپنے دوستوں کی قبروں کے پاس کھڑا ہوا (جو گھڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک قطار میں تھیں) بے اختیار رو پڑا اور میرے آنسو بہنے لگے تو میری آنکھوں نے ان کے درمیان میری جگہ کو دیکھا (یعنی مَیں نے سمجھ لیا کہ ایک دن مَیں بھی یہیں دفن ہوں گا)

تیرے خوبصورت جسم کو (مٹی میں) مٹی کی چادر اُڑھا دی جائے گی

لِیَبْکِ لِاَھْوَالِ الْقِیَامَۃِ مَنْ بَکٰی
وَلَا تَنْسَیَنَّ الْقَبْرَ یَوْمًا وَّلَا الْبِلٰی،
کَفٰی حُزْنًا یَوْمًا تَرٰی فِیْہِ مُکْرَمًا
کَرَامَتُہٗ اَنْ یَّرْتَدُوْا جِسْمَہُ الثَّرٰی

اگر رونا ہے تو قیامت کے خطرات کو یاد کر کے رُؤ، قبر کو اور گل سڑ جانے کو کبھی نہ بھولو غم کے لئے یہی بات کافی ہے کہ تو کسی دن ایسے صاحبِ شوکت آدمی کو دیکھے کہ اس کا سب سے بڑا اعزاز یہی ہے کہ اس کے جسم کو مٹی کی چادر اڑھا دی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے قریبی میری قبر کے پاس سے اسطرح گزر جاتے ہیں جیسے وہ مجھے پہچانتے ہی نہ ہوں

یَاحِسَانَ الْوُجُوْہِ سَوْفَ تَمُوْتُوْنَ،
وَتَبْلٰی الْوُجُوْہُ تَحْتَ التُّرَابِ!!

اے پری چہرہ لوگو! تم عنقریب مرجاؤ گے اور تمہارے چہرے مٹی کے نیچے گل سڑ جائیں گے۔

تَمُرُّ اَقَارِبِیْ جَنْبَاتِ قَبْرِیْ
کَاَنَّ اَقَارِبِیْ لَا یَعْرِفُوْنِیْ،
وَذَوُوالْاَمْوَالِ یَقْتَسِمُوْنَ مَالِیْ
وَلَا یَأْلُوْنَ اَنْ جَحَدُوْا دُیُوْنِیْ
قَدْ اَخَذُوْا اِسِمَاحَهُمْ وَعَاشُوْا
فَبِاللّٰہِ مَا اَسْرَعَ مَا نَسُوْنِیْ

(حلیۃ الاولیاء ۲/۲۱۲، تعلیم ۱/۱۱۱)

میرے قریبی، میری قبر کے پاس سے اس طرح گزر جاتے ہیں جیسے وہ مجھے پہچانتے ہی نہ ہوں دولت مندوں نے میرا مال بانٹ لیا اور میرے قرضے جو اُن کے ذمہ تھے، ان سے صاف مکر گئے، اپنے حصے وراثت سے انہوں نے لے لئے اور عیش کی زندگی بسر کرنے لگے، اللہ کی قسم! کتنی جلدی وہ مجھے بھول گئے۔

لحد میں رکھ کے ہمیں سب کے سب وہ لوٹ گئے
ہمارا جن سے تعلق تھا دوستانہ تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مخاطب قبروں پر کھڑے ہو کر سوچ کہ اللہ! اللہ!
اِن گڑھوں میں کون کون سی ہستیاں پوشیدہ ہیں

اِنْصَرَفَ النَّاسُ اِلٰی دُوْرِهِمْ وَغُوْدِرَ الْمَيِّتُ فِیْ رَمْسِهٖ
مُرْتَهَنٌ بِالنَّفْسِ بِأَعْمَالِهٖ لَا يَرْتَجِی الْاِطْلَاقَ مِنْ حَبْسِهٖ
لِنَفْسِهٖ صَالِحُ اَعْمَالِهٖ وَمَا سِوَاهَا فَعَلٰی نَفْسِهٖ

قِفْ بِالْمَقَابِرِ وَانْظُرْ اِنْ وَقَفْتَ بِهَا
لِلّٰهِ دَرُّكَ مَاذَا تَسْتُرُ الْحُفَرُ
فَفِيْهِمْ لَكَ يَا مَغْرُوْرُ مَوْعِظَةٌ
وَفِيْهِمْ لَكَ يَا مُغْتَرُّ مُعْتَبَرٌ، (اھوال القبور)

لوگ اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں اور مُردہ اپنی قبر میں پیچھے رہ جاتا ہے، وہ اپنے اعمال کی پاداش میں پھنس جاتا ہے اور اس قید سے رہائی کی اُسے کوئی امید نہیں، نیک اعمال اُسے فائدہ پہنچاتے ہیں اور بُرے اعمال کا وبال اسے بھگتنا پڑتا ہے، اے مخاطب قبروں پر کھڑے ہو کر سوچ کہ اللہ! اللہ! ان گڑھوں میں کون کون سی ہستیاں پوشیدہ ہیں، اے فریب خوردہ! اُن کی حالت سے نصیحت حاصل کر اور اے دھوکہ میں مبتلا! ان سے عبرت حاصل کر۔

دلدادگانِ عشرتِ دنیا کا ہے یہ حال
قبروں پہ اُن کی آج کوئی نوحہ خواں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند و بالا محلات میں رہنے والو
تمہیں ان سے نکل کر مٹی کے گڑھوں میں داخل ہونا ہے

رُوَيْدَكَ يَا ذَا الْقَصْرِ فِيْ شَرَفَاتِهٖ
فَاِنَّهٗ عَنْهُ تُسْحَبُ وَ تُزْعَجُ ! !
وَلَا بُدَّ مِنْ بَيْتِ انْقِطَاعٍ وَّوَحْشَةٍ
وَّاِنْ غَرَّكَ الْبَيْتُ الْاَنِيْقُ الْمُبْهِجُ

اے محل کے بلند و بالا کمروں میں رہنے والے! ذرا ٹھہر کیونکہ تجھے ان سے ایک دن نکلنا پڑے گا اور لازماً ایک علیحدہ اور وحشتناک جگہ (قبر) میں جانا ہوگا اگرچہ اب تجھے اس پُرکشش اور دِلرُبا محل نے دھوکا میں ڈال رکھا ہے۔

قبروں نے امیر و غریب میں کوئی فرق نہیں کیا۔

كَمْ بِبَطْنِ الْاَرْضِ ثَاوٍ مِّنْ وَّزِيْرٍ وَّاَمِيْرٍ
وَّصَغِيْرِ الشَّاْنِ وَعَبْدٍ خَامِلِ الذِّكْرِ حَقِيْرٍ
شَمَلَتْ قُبُوْرُ نِ الْقَوْمَ فِيْ يَوْمٍ قَصِيْرٍ
وَلَمْ تَعْرِفْ غَنِيًّا مِّنْ فَقِيْرٍ !

زمین کے پیٹ میں کتنے وزیر، امیر، معمولی آدمی اور گمنام بے قدر غلام جا بسے ہیں تھوڑے عرصہ میں اتنے لوگ قبروں میں چلے گئے اور قبروں نے امیر و غریب میں کوئی فرق نہیں کیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے ساتھ موت کے بعد قبر میں صرف اسکے اعمال جاتے ہیں

اِنْ کُنْتَ مَشْغُوْلاً بِشَیْءٍ فَلَا یَکُنْ
بِغَیْرِ الَّذِیْ یُرْضِی اللّٰہَ تَشْغَلُ!
مَا صَاحِبُ الْاِنْسَانِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ
اِلٰی قَبْرِہٖ اِلَّا الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ،
اِنَّمَا الْاِنْسَانُ ضَیْفٌ لِاَھْلِہٖ،
یُقِیْمُ قَلِیْلاً عِنْدَھُمْ ثُمَّ یَرْحَلُ!

(اھوال القبور)

اگر کچھ کرنا ہے تو وہ کر جس سے اللہ راضی ہو، انسان کے ساتھ موت کے بعد قبر میں صرف اس کے عمل جاتے ہیں، انسان اپنے اہل وعیال کے پاس مہمان ہے جو تھوڑی مدت ٹھہرنے کے بعد کوچ کر جاتا ہے۔

ہم بھی تیری طرح تھے اور تو بھی کبھی ہماری طرح ہو جائے گا،

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں میں قبرستان گیا، اور میں نے اہلِ قبور کو آواز دی کسی نے جواب نہ دیا، میں نے پھر پکارا کوئی نہ بولا، اس پر میری عقل نے جواب دیا نَحْنُ مِثْلُکَ کُنَّا وَاَنْتَ کَمَا نَحْنُ تَکُوْنُ (ہم بھی کبھی تیری طرح تھے اور تو بھی کبھی ہماری طرح ہو جائے گا

(اھوال القبور لابن رجب ص ۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاؤ کچھ تو کہ کیوں ہو گئے ہو مُہر بلب
نکالتے نہیں کیوں ایک لفظ بھی لب سے
جواب تک نہیں یہ دے رہے مجھے عاجزؔ
بُلا رہا ہوں میں اہلِ قبور کو کب سے

قبر سے بڑھ کر کوئی نصیحت کرنے والا نہیں

کتاب سے بہتر ساتھی نہیں اور تنہائی سے بڑھ کر کوئی چیز سلامتی کا باعث نہیں۔

حضرت عمری الزاہدؒ قبرستان میں بیٹھے رہتے اور ان کے پاس ہمیشہ کتاب ہوتی جب اُن سے اس بارہ میں سوال کیا گیا تو فرمایا،

مَا شَیْءٌ اَوْعَظُ مِنْ قَبْرٍ وَّلَا اٰنَسُ مِنْ کِتَابٍ وَّلَا اَسْلَمُ مِنَ الْوَحْدَۃِ۔ (اھوال القبور ۱۳۹)

مزین و مضبوط محلات میں رہنے والو
قبر کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو،

محمد بن حرب الہلبی بیان کرتے ہیں کہ ابو عبدالرحمٰن العمری العابدؒ ہمارے پاس مکہ مکرمہ آئے، ہم اُن کے پاس جمع ہوئے اور مکہ کے سردار بھی آئے، حضرت ابو عبدالرحمٰن نے سر اٹھا کر کعبہ کے آس پاس بنے ہوئے محلوں کو دیکھ کر بآواز بلند فرمایا!

یَا اَصْحَابَ الْقُصُوْرِ الْمُشَیَّدَۃِ اُذْکُرُوْا ظُلْمَۃَ الْقَبْرِ الْمُوْحِشَۃَ یَا اَھْلَ النَّعِیْمِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّلَذُّذِ اُذْكُرُوا الدُّوْدَ وَالصَّدِيْدَ وَبِلَى الْاَجْسَادِ فِي التُّرَابِ

اے پختہ محلوں والو! قبر کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو، اے عیش و عشرت میں منہمک لوگو! قبر کے کیڑوں اور پیپ کو یاد کرو۔ یاد رکھو کہ تمہارے ناز پروردہ جسم مٹی میں مل کر گل سڑ جائیں گے۔

اس کے بعد (شب بیداری کی وجہ سے) انہیں نیند نے مغلوب کر لیا اور وہ سو گئے۔ (اھوال القبور ص ۱۳۸)

کسی نے پوچھا نہ اب تک بھرے زمانے میں
یہ آنکھ محو ہے کیوں اشکِ غم بہانے میں
عذابِ قبر کی وہ سختیاں معاذ اللہ
حیات گزرے نہ کیوں رونے اور رلانے میں

(جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اُن لوگوں کے متعلق کچھ خبر دو

کہ جن کے سامنے طویل (اور خوفناک) سفر ہے۔ وہ دن کھیل کود میں اور رات سو کر گزار دیتے ہیں۔ وہ اپنی منزل پر کب پہنچینگے ۔ ؟

صلہ بن اشیمؒ قبرستان چلے جاتے وہاں کا نظارہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ اُن کے راستے میں کچھ نوجوان کھیل کود میں مشغول ہوتے۔ یہ اُن سے فرماتے کہ مجھے اُن لوگوں کے بارے کچھ خبر دو کہ جن کے سامنے طویل سفر ہے۔ وہ دن کھیل کود میں اور رات سو کر گزار دیتے ہیں۔ وہ اپنی منزل پر کب پہنچینگے ؟ کئی روز اسی طرح اُن کی راہ میں یہ لوگ ملتے رہے۔ اور یہی بات وہ اُن سے کہتے رہے ایک روز ایک نوجوان بولا خدا کی قسم اے ساتھیو وہ ہم ہی ہیں۔ ہم ہی بدقسمت دن کھیل کود میں اور رات سو کر گزار رہے ہیں اس کے بعد وہ نوجوان صلہ بن اشیمؒ کے ساتھ ہی رہنے لگ گیا وہ اُن کے ساتھ قبرستان جاتا اور وہاں عبرت حاصل کرتا، یہاں تک کہ اسی حال میں مرگیا۔ (قیام اللیل للمروزی ص ۲۹)

نہ فکرِ روزِ قیامت نہ خوفِ یومِ حساب
ملی تھی عمر نہ غفلت میں یوں گنوانے کو
ترا ٹھکانہ نہ پس مرگ قبر ہے عاجز
اگر ہے عقل تو کر ٹھیک اُس ٹھکانے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان میں

(مشاہدات و تأثرات)

لاکھوں بھولی ہوئی یادوں نے پکارا عاجزؔ
ہم اگر گا ہے سرِ شہرِ خموشاں گزرے

عید الفطر کے روز نمازِ فجر کے بعد صبح سویرے میں قبرستان گیا۔ اُس قبرستان میں ایک نہیں میرے کئی عزیز، کتنے احباب منوں مٹی کے نیچے محوِ خواب ہیں۔

یہ قبرستان بھی راہِ عدم میں کیسی بستی ہے!
سکوت و خامشی ہے ہر طرف حسرت برستی ہے

میرا معمول رہا ہے کہ میں جب بھی اِن راہوں سے ہوتا ہوا اِس جگہ آتا ہوں تو میرے ساتھ میری اشکبار آنکھیں ساون کی گھٹائیں لیئے ہوئے ہوتی ہیں، اور دل ہجومِ غم و الم کے جلو میں یہاں فردکش ہوتا ہے۔

میں اِدھر شہرِ خموشاں کو رواں ہوتا ہوں
میری آنکھوں سے اِدھر اشک رواں ہوتے ہیں

میں قبرستان اِس لیے گیا تھا کہ اپنے عزیزوں، دوستوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملاقات کروں، دُنیا کے تفکرات سے الگ تھلگ اُن کی صحبت میں کچھ لمحات گزاروں دنیا و آخرت اور حیات و ممات کے فلسفے پر کچھ اُن سے تبادلۂ خیال کروں! اس شہرِ خموشاں کے باسیوں سے کچھ اُن کے حالات معلوم کروں۔ آہ! وہاں وہ تو مجھے نہ ملے مگر اُن کی لاشوں پر مٹی کے ڈھیر نظر آئے جو دعوتِ فکر دے رہے تھے،

چاندنی رات میں سونے والو تم کو مدفن کا سماں یاد رہے

اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ قبرستان کے ان گڑھوں میں پڑے ہوئے یہاں آنے والوں سے اِس طرح ہم کلام ہیں کہ ہم نے دنیائے دُوں کی جس چیز سے پیار کیا بوقتِ مرگ اُسی نے ہم سے راہِ فرار اختیار کی، اور اس موقع پر کسی نے بھی ہم سے کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا، ہمارے سینکڑوں وفادار، ہزاروں جاں نثار فرشتۂ اجل کے رُوبرو بے بس و لاچار تھے اور ہمارا کوئی بھی پیارا ہماری قبر میں ہمارے ساتھ داخل ہو کر ہمارا مونس و غمخوار نہ ہوا ؎

ہم کو احباب وہاں چھوڑ گئے ہیں کہ جہاں
اپنے سائے پہ بھی دشمن کا گماں ہوتا ہے (عاجزؔ)

محبت کے بڑے بڑے دعویدار ہمیں لحد میں رکھ کر اس طرح ہم سے جدا ہوئے کہ آج تک ان کی شکل نہیں دیکھی ؎

موت تک ساتھ ہے بس دہر میں اُن کا عاجزؔ
زندگی میں جو ترے یار چلے آتے ہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نے ہم سے پھر نہیں پوچھا کہ ہم کس حال میں ہیں، ہمارے پسماندگان میں سے ہمارے عزیز ہماری کمائی ہوئی دولت سے خود مزے اُڑا رہے ہیں اور ہم سے یہ سلوک کہ ہمارے ہی ترکہ سے ہمارے لئے کوئی صدقۂ جاریہ بھی نہیں کیا اور ہمیں یہاں تک بُھلا دیا گیا کہ اب ہماری قبر پہ آکر کوئی سلام دعا کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتا ؎

فقط تیرا لحد تک ساتھ دیں گے یہ دشمن دوست اپنے اور پرائے

خاک کے ان ڈھیروں پر میری نظر جمی ہوئی تھی

دل دھڑک رہا تھا، آنکھیں اشکبار، ہاتھ کانپ رہے تھے اور پاؤں ڈگمگا رہے تھے، مَیں اسی حالت میں اُفتاں و خیزاں ایک شکستہ قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا اُس پر ایک لوح نصب تھی جس پر کسی شاعر کا یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مَیں یہ شعر پڑھ کر چونک گیا اور شاعر نے جس حقیقت کا جس انداز سے اظہار کیا ہے، کچھ دیر کے لئے اُس میں ڈوب گیا، اس موقع پر مجھے اپنے چند شعر یاد آئے جن میں سے پانچ شعر درج ذیل ہیں، ؎

دغا ہے مکر ہے دھوکہ ہے شان و شوکتِ دُنیا
ندامت ہے، خسارہ ہے مآلِ اُلفتِ دُنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت دلکش، نہایت ہی حسیں ہے صورتِ دُنیا
فساد و قتل و خوں، ظلم و ستم ہے فطرتِ دُنیا
وہ جنت کی کسی نعمت کی بُو تک بھی نہ پائے گا
غذائے رُوح جس کی بن گئی ہو عشرتِ دُنیا
نہیں عابد وہ یادِ حق سے جو غافل رہا دم بھر
نہیں زاہد وہ جس کے قلب میں ہے رغبتِ دُنیا
ترے اعمال دینگے ساتھ تیرا راہِ عقبیٰ میں
یہ دنیا ہی میں رہ جائے گی عاجزؔ دولتِ دُنیا

میری آنکھوں نے بارہا یہ دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اقارب و احباب کی قبور کی الواح پر اس قسم کے نصیحت آمیز اشعار کندہ کرائے، اُن کی اپنی دینی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی باپ دادا کی چھوڑی ہوئی بلا محنت ہاتھ آئی ہوئی دولت بے دریغ راہِ عیش و عشرت میں صرف ہو رہی ہے اور قبر و قیامت میں حساب و کتاب اور وہاں کے سوال و جواب سے یکسر بے نیازانہ زندگی گزر رہی ہے، اور رقص و سرود اور جامِ مئے گلفامِ غذائے رُوح بنی ہوئی ہے ؎

ہاتھ کچھ آیا نہ اُن کو رُو سیاہی کے سوا
جن کا محور رقص و موسیقی و مے خانہ رہا (عاجزؔ)

میت خانہ حقہ و سگریٹ نوشی اور اخبار بینی

قبروں پر اس قسم کے اشعار تحریر کرانا بھی ایک فیشن، ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسم اور کھیل بن کر رہ گیا ہے، جس طرح اہلِ خانہ سے میّت کی تعزیت بھی ایک رواج کی حیثیت اختیار کر گئی ہے، تعزیت کا اصل مقصد میّت کے لواحقین کو صبر کی تلقین کرنا اور میّت کی مغفرت کے لئے دعائیہ کلمات ادا کرنا اور اپنی موت یاد کرنا ہے لیکن یہ چیز مفقود ہوتی جا رہی ہے، اس کے خلاف وہاں تین روز تمام دن اخبار بینی، حقہ نوشی، اور اِدھر اُدھر کی کاروباری فضول باتیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں ہوتی ہیں، یہ میّت کی تعزیت ہے؟ اِنا للہِ

ایسے عبرتناک موقعہ اور مقام پر بھی موت، قبر، قیامت کا نہ ذکر اور نہ فکر؟ فانی مال و منال کی حرص اور دُنیا پرستی کسی وقت بھی پیچھا نہیں چھوڑتی، کیا مقصدِ زندگی یہی ہے؟ اسی لیئے ہر موقع پر اس کا اہتمام ضروری ہے؟ یاد رہے حقیقت اس کے خلاف ہے۔

مُردے کی تعزیت مُردے مُردوں سے کر رہے ہیں

کامل للمبرّد میں عجیب فقرہ درج ہے۔

اَلْعَجَبُ تَعْزِیَ الْاَمْوَاتُ الْاَمْوَاتَ اِلَی الْاَمْوَاتِ،

تعجب ہے مُردے مُردوں کی تعزیت مُردوں سے کر رہے ہیں، یعنی مُردے کی تعزیت کرنے والے بھی مُردے ہیں اس لئے کہ ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آنے والا ہے اور میّت کے جو رشتہ دار ہیں وہ بھی عنقریب مرنے والے ہیں لہٰذا وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُردے ہی ہیں، فرق صرف اتنا ہے کوئی پہلے کوئی پیچھے، کچھ مُردے قبروں کے اندر ہیں - کچھ باہر۔ انجام سب کا باری باری یہی ہے۔

عجیب منظر ہے ایک پل میں کروڑوں انسان مر رہے ہیں

اور ایک مُردے کی تعزیت ہے جو مُردے مُردوں سے کر رہے ہیں (جام ۱۰۴)

ایک مرتبہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا، کہ عید کے روز ایک صاحبِ بصیرت بزرگ آدمی اپنے چھوٹے سے بچے کے ساتھ بازار سے گزر رہے تھے بچے نے زرق برق لباس میں ملبوس نوجوانوں کو دیکھ کر باپ سے کہا۔ ابا جان! دیکھئے تو آج یہ بچے کتنے اچھے اچھے خوبصورت لباس پہنے ہوئے ہیں، لیکن میرا لباس کتنا ہلکا ہے بزرگ باپ نے کہا۔ بیٹا یہ سب مُردے ہیں، فرق اتنا ہے کچھ مُردے قبروں کے اندر اور کچھ باہر، پھر میں ایک خوبصورت پختہ مگر زمین میں دھنسی ہوئی قبر کے پاس جا کھڑا ہوا اور سوچنے لگا کہ مرنے والے کے لواحقین نے کتنا روپیہ صرف کر کے کس ذوق و شوق اور محبت سے یہ قبر تعمیر کرائی، مگر آج یہ ٹوٹ پھوٹ کر زمین میں دھنسی پڑی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پُرسانِ حال بھی کوئی زندہ نہیں رہا، یا پھر جو لوگ زندہ ہیں اب انھیں اس کا احساس بھی نہیں رہا، میّت کے لئے صدقہ و خیرات اور دُعا وغیرہ کا اہتمام چند روز تک رہتا ہے، جب تک زخم تازہ ہوتا ہے، اس کے بعد پس ماندگان اہلِ دُنیا کے دستور کے مطابق اپنے اپنے دھندوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اور آنکھ اُس وقت کھلتی ہے جب اُن کی اپنی باری آتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان شہر سے دور جنگل میں ہو

(اور اندھیری رات ہو)

ایسے وقت رات کے سناٹے میں آدھی رات گھر سے نکل کر ذرا قبرستان کی سیر کیجئے، اگر اُس وقت وہاں جانے کے لئے آپکا دل تیار نہ ہو، پاؤں لڑکھڑانے لگ جائیں اور آپ پر خوف و ہراس مسلط ہو جائے، تو اپنے آپ سے کہئے۔

تُو شبِ تاریک میں قبرستان جانے سے گھبرا رہا ہے

حالانکہ تجھے یقین ہے وہاں کسی قبر سے نکل کر کوئی مُردہ تجھ سے نہیں لپٹ جائے گا اور وہ زبردستی تجھے کھینچ کر اپنے ساتھ قبر میں نہیں لے جائے گا تُو تاریک رات میں جس قبرستان میں جانے سے ڈر رہا ہے ایک وقت آئے گا کہ تجھے اسی قبرستان میں زبردستی لایا جائے گا اور تجھے یہاں لانے والے تیرے اپنے احباب اقربا ہونگے وہ لوگ قبرستان میں گڑھا کھود کر تیری میت کو اُس میں رکھ کر اُوپر منوں مٹی ڈال دینگے، اور پھر قیامت تک تیری قبر پر نہ معلوم کتنی اندھیری راتیں آئینگی، اُس وقت کو یاد کر اور اُس کے لئے نیک اعمال کے ساتھ تیاری کر لے، یہ چند روزہ فانی زندگی کے بیش قیمت لمحات غفلت میں گزارنا اپنی جانِ عزیز و ضعیف پر خود ظلم کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاؤں کس طرح لُٹ گیا مَیں مری ذرا آنکھ لگ گئی تھی
ہوا جو بیدار خواب سے مَیں اجل مرے سامنے کھڑی تھی (عاجز)

اور ملک الموت (فرشتۂ اجل) اچانک سامنے آتا ہے اور اُسے خدا کا پیغام دیتا ہے کہ دُنیا سے تیرا آب و دانہ ختم ہو چکا ہے، اب عالمِ آخرت کے سفر اور میدانِ قیامت میں اس دنیا سے کیئے ہوئے جملہ اعمال و افعال کی جواب دہی کے لیئے تیار ہو جا

دفعتاً گر آگیا عاجز پیامِ الوداع دفعتاً یہ کیا ہوا تو دیکھتا رہ جائے گا

مَیں اس قبر کے پاس کھڑا ہُوا ایک زمانے سے دوسرے زمانے کی طرف دیکھ رہا تھا

ایک دُنیا سے دُوسری دُنیا کی طرف نگاہیں تھیں یا دِماغی نے قدیم خوشیوں کے انبار لگا دیے، تاکہ انھیں غموں کا سامان بنایا جا سکے، مَیں اس قبر کے قریب کھڑا ہُوا موت و زیست کے موضوع پر غور و فکر کر رہا تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ شعر نازل ہوا ؎

زندگی بھر زندگی سے تیرا یارانہ رہا اور کیا ہے زندگی تو اس سے بیگانہ رہا

موت ہر آن انسان کے تعاقب میں ہے ۔ جیسے گرتی ہوئی دیوار کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کب دھڑام سے زمین پر آ رہے، ایسے ہی انسان کو موت کے بارے میں معلوم نہیں کہ کب اُسے آکر دبوچ لے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں

اور یہ مال اس کا مال ہے جس کا پھر کوئی مال نہیں اور اس مال کو وہی جمع کرتا ہے جسے عقل نہیں ہے۔

یعنی اس فانی دُنیا کو اپنا مستقل اور دائمی گھر سمجھتے ہوئے وہی یہاں عیش و عشرت کی زندگی کا اہتمام کرتا ہے جس کے لیئے پھر حقیقی آرام دہ جنت کا گھر نہیں ہے اور دنیا کے مال و منال کو وہی جمع کرتا ہے اور اس سے وہی محبت کرتا ہے جسے پھر عقبیٰ میں سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، اور ایسی فاش غلطی وہی کرتا ہے جو عقل و شعور سے کورا ہے۔

قبر صداقت اور راستبازی کا کلمہ ہے

جو اپنے گرد و پیش کی تکذیب کرتا ہے۔ لوگ جب غرور، فخر، باطل پرستی کے سبب حقیقت کو بھول جاتے ہیں تو قبر ہی ایک ایسی حقیقت ہے جو اس حقیقت کو یاد دلاتی رہتی ہے، جیسا کہ دانائے کُل فخرِ کائنات سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا عِبْرَۃً (الترغیب بحوالہ احمد ج ۴ ص ۳۵۷)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تمھیں (ابتداءً) قبروں کی زیارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منع کر دیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ اس میں عبرت ہے۔"

آہ وہ لوگ جنھیں عمرِ رفتہ کا احساس نہیں

اور وہ دُنیا کے رذائل و خصائص ہی سے اپنے دامن بھر رہے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے پیٹ ہی کو شریعت سمجھ رکھا ہے اور اپنی قیمتی زندگی اسی کے تابع کر رکھی ہے اور اُن کی روحانیت پر حیوانیت کا غلبہ ہے، قبر اُنھیں احساس دلاتی ہے کہ دیکھو! تمہاری اتنی عمر گزر گئی، خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر مقصدِ حیات کو پہچانو، قبر کی زیارت گویا زندگی کی قدر و قیمت کا شعور پیدا کرتی ہے، قبر ببانگ دہل اعلان کر رہی ہے، لوگو! جلدی کرو، جلدی کرو، وقت جا رہا ہے، تیزی سے بھاگ رہا ہے عمرِ رواں کے اِن لمحات کو غنیمت جانو، اِن لمحات میں آخرت کے لئے تیاری کر لو۔

فلک نما قصریں بڑی تمکنت سے تھے جو مقیم کل تک
وہ آج دیکھو تو کس طرح قبر کے گڑھے میں اُتر رہے ہیں
نعیمِ جنت کی نکہتِ جانفزا سے ہونگے وہ دُور عاجز
حصولِ دُنیا ہی کے لئے جن کے وقف شام و سحر رہے ہیں

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا (الترغیب بروایت ابن ماجہ ج ۴)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا، کہ اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو اس سے قبل کہ تمہیں موت آگھیرے اور اعمالِ صالحہ کے لئے دوڑو جلدی کرو اس سے پہلے کہ تمہیں مصروفیت پیش آجائے، اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اس کی کثرتِ ذکر کے ساتھ تعلق پیدا کرلو، اور کھلے طور پر اور خفیہ صدقہ کے ساتھ (اس کی رضا حاصل کرلو) تاکہ تمھیں اس کی عطا اور بخشش سے نوازا جائے اور تمہاری (مصائب میں) مدد کی جائے۔

آخرت کی فکر کرو جہاں نہ یہ اوقاتِ حیات ہاتھ آئیں گے اور نہ تلافیٔ مافات کے لئے مہلت ملے گی، وہ جہان، وہ عالمِ آخرت دارالعمل نہیں بلکہ دارالجزاء ہے، وہاں دو مقامات میں سے ہر شخص کے لئے ایک مقام ہوگا، جنّت یا جہنّم ؎

قرار کیسے ہو دل کو جب اس کا علم نہیں
کہ میرے واسطے جنّت ہے یا جہنّم ہے (عاجز)

اہلِ جنّت سے جنّت کی نعمتیں کبھی چھینی نہیں جائیں گی

اور نہ کبھی انھیں جنّت سے نکالا جائے گا۔ انھیں جنّت کا وارث بنا دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ط (المومنون ۱۱)
وہ لوگ فردوس بریں کے وارث بنا دے جائیں گے اور ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۱۰۸
بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کی مہمانی کے لئے فردوس کے باغ ہوں گے، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی کسی جگہ جانے کیلئے تیار نہ ہوں گے۔

اہلِ جہنم کا حال اُن کے مقابلہ میں اہلِ جہنم کا یہ حال ہوگا

لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ (البقرہ ۱۶۲)
نہ تو اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی۔

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ط (التحریم ۶)

جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور اُس پر تند خُو بڑے مضبوط فرشتے (مقرر) ہیں (انھیں) جو کچھ حکم دیا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں، وہ اہلِ جہنم میں سے کسی پر ذرا بھی رحم و شفقت نہیں کرتے۔

اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے بغیر توبہ و اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احوال جو فوت ہوگیا اور اس کی سزا میں جہنم واصل ہوا اُن کے بارے میں فرمانِ الٰہی ہے، وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ (البقرہ ۱۶۷) اور وہ دوزخ میں سے کبھی بھی نہ نکلنے پائیں گے"

اہلِ جہنم سے جہنم کا عذاب کسی لمحہ کم نہیں کیا جائے گا،

بلکہ ہر آن اُس میں شدت ہوتی جائے گی، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، اِس عمر کو غنیمت جانو! جو انسان جس حال میں بھی ہے اُسے نعمت سمجھتا ہوا اُس کی قدر کرے ایک وقت آئے گا کہ یہ بھی نہیں رہے گا"

پانچ وقتوں سے پہلے پانچ وقتوں کو غنیمت جانو | فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (الترغیب ج ۴ ص ۲۵۱)

پانچ (وقتوں) سے پہلے (پانچ وقتوں) کو غنیمت جانو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو اور بیماری سے پہلے تندرستی کو، اور فقیری سے پہلے امیری کو، اور مشغولیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو"

یعنی مذکورہ بالا حالات کے ظہور سے پہلے پہلے آخرت کے لئے اعمالِ صالحہ کے ساتھ تیاری کر لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت ہی میں یہ اوقات آپہنچیں اور تم حسرت وندامت سے ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتے رہ جاؤ گے

گوہر سے گراں تر ہیں تری عمر کے لمحات ہشیار! کہ ہو جائیں نہ یہ نذرِ خرافات
کٹ جائے نہ غفلت ہی کے رستے میں یہ مہلت لب پر نہ ترے وقتِ اجل ہو کہیں ہیہات

اگر ساری زندگی ہی اعمالِ صالحہ میں بسر کر دی جائے، عمر کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالےٰ کی عبادت و اطاعت میں گزار دیں تو حق یہ ہے کہ زندگی عطا کرنے والے حق تعالےٰ کا ہم ادنیٰ حق بھی ادا نہیں کر سکتے، موت کا جب وقت آجاتا ہے تو پھر انسان عمرِ دراز کو بھی یوں محسوس کرتا ہے گویا وہ دنیا میں ایک دن سے بھی کم مدت رہا ہے"

طویل عمر اسی غم میں کٹ گئی عاجزؔ
ملا نہ کچھ بھی غمِ عمرِ مختصر کے سوا

قبر سے ندا آرہی ہے کہ لوگو! اپنے عیوب کی اصلاح کر لو

اگر تم اپنے آقا کی نافرمانی پر اسی طرح مُصر رہے تو یاد رکھو آخر ایک دن میرے پاس آنا ہے، تم کہیں بھاگ نہیں سکتے، میں تمہاری خوب خبر لوں گی اور تمہیں اس طرح پکڑوں گی کہ میری پکڑ سے تمہیں کوئی چھڑا نہیں سکے گا اور میرے اندر تمہیں ایسا سخت عذاب دیا جائے گا کہ اگر جن اور انسان دیکھ لیں تو وہ زندہ نہ رہ سکیں، اب تو تمہارے پاس وقت ہے، اسے غفلت میں ضائع نہ کرو، اگر تم اب اپنے عیوب کی اصلاح نہ کر سکے تو یہ عیوب ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی چمٹے رہیں گے، اور تم اسی حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قبر میں داخل ہو جاؤ گے وہاں پھر سزا سے نہ بچ سکو گے۔
مَیں اس شکستہ قبر کے سرہانے کھڑا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ قبر کے اندر لیٹا ہوا انسان مجھ سے یوں مخاطب ہے میرے حال سے عبرت حاصل کرو، میرے واقعہ سے نصیحت پکڑو۔ مَیں ایک امیر کبیر آدمی تھا، میرے پاس کتنے کارخانے کتنے بنگلے، سینکڑوں نوکر چاکر، ہر وقت اردگرد خادموں کا ہجوم بے شمار احباب، دنیا کی ہر نعمت موجود، ہمہ اقسام کے سامانِ عیش و عشرت کی بہتات، زندگی کا ہر لمحہ پُر مسرت اور آنے والے ہر خطرہ سے لاپرواگزر رہا تھا کہ اسی غفلت و نشاط میں اچانک پیغامِ موت لے کر عزرائیل علیہ السلام آ گئے۔ مَیں عالمِ نزع میں تھا اور میری کوٹھیاں، میرے کارخانے، میرا مال و منال اعزا و اقارب، دوست و احباب، نوکر چاکر اور متعدد حکیم و ڈاکٹر میرے اردگرد بیٹھے ہوئے مصروفِ تماشہ تھے۔
مَیں حسرت بھری نگاہوں سے ہر چیز کی طرف دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ ان میں سے تو میرے کوئی چیز بھی اس وقت کام نہیں آئی اور کوئی چیز میرا ساتھ نہیں دے رہی، دنیا کی ہر چیز کا مجھ سے یوں دفعتہً منہ موڑنا اور ان سے جدائی کا غم مجھے نڈھال کر رہا تھا اور قبر و قیامت میں حسابِ زندگی کی فکر مجھے لرزہ براندام کر رہی تھی، دنیا سے جانے کا آخری اور سفرِ آخرت کا پہلا دن تھا۔

راہِ آخرت کے ہولناک مناظر تھرا دینے والے مراحل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے تھے اور مَیں محسوس کر رہا تھا کہ یہ کٹھن سفر تُو نے تنہا طے کرنا ہے، اب اس راہ میں تیرا کوئی ساتھی ہے نہ مددگار! اس تصور سے کلیجہ منہ کو آرہا تھا اور مَیں بُری طرح تھرتھرا رہا تھا آخر وہی ہُوا جو ہونا تھا، جو ہر انسان کے ساتھ ہوتا ہے،

مجھے جامِ اجل پلا دیا گیا اور رُوح جسم سے علیحدہ کر دی گئی،

اہلِ خاندان اور احباب نے نہلا دھلا کر کفن پہنا کر اور نمازِ جنازہ ادا کر کے مجھے منوں مٹی کے نیچے دفن کر دیا، اب مَیں یہاں کس حال میں ہُوں، کسی کو خبر نہیں، نہ ہی کوئی میری خبر پوچھتا ہے، اب مَیں ہُوں اور میرے اعمال، اس جگہ وہی میرے ساتھی ہیں اور بس ؎

اُتر کے قبر میں ہم پر یہ آشکار ہُوا
نشاطِ عیش جہاں خواب تھا فسانہ تھا (عاجز)

قبرستان میں پھرتا پھراتا مَیں ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میری نگاہوں کے سامنے ایک چھوٹی سی قبر تھی جو کہ یقیناً کسی ننھے بچے کی تھی، لیکن اس قدر مرتفع، اس درجہ مزین کہ مَیں کچھ دیر کے لئے ورطۂ حیرت و استعجاب میں غرق ہو گیا[1] - اور میرا خیال ہے جو بھی

---

[1] عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱۲)
حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ (پکی) قبر بنانے اُس پر بیٹھنے اور اُس پر ہر قسم کی عمارت (گنبد وغیرہ) تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرف سے گزرتا ہے اُس کے قدم یہاں ضرور رُک جاتے ہیں اور وہ اس قبر کے منظر میں ضرور کچھ دیر کے لیئے محو ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، یہ قبر سنگ مرمر سے بھی اعلیٰ قسم کے پتھر سے تیار کی گئی ہے، اس کے اردگرد تقریباً تین فٹ اونچی چار دیواری ہے اور چار ستونوں پر چھت ہے، ستونوں اور چھت کے اندر کے حصّے پر جس جانفشانی اور محنت سے معماروں نے اپنی صنعت گری اور فن کاری کے کمالات کا مظاہرہ کیا ہے وہ اہل نظر کے لئے دعوتِ نظّارہ ہے، اس ننھے بچّے کی قبر پر دل کھول کر بے دریغ دولت صرف کی گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کسی اہل ثروت کے لختِ جگر کی قبر ہے جو کہ اُسے بہت پیارا ہوگا، ہر ماں باپ کو اپنا بچّہ پیارا ہوتا ہے لیکن اس بچّے کا باپ دولت مند ہوگا، لہٰذا اس نے اپنے بچّے کی وفات کے بعد اس کی قبر پر پانی کی طرح دولت بہا کر اپنی محبت اور اپنی دولت کی یوں نمائش کر دی، اس لیئے یہ کوئی انوکھی اور تعجب انگیز بات تو نہیں ہونی چاہیئے، قبر کے سرہانے اُونچی چھت تک نہایت خوبصورت منقش دیوار تھی اور اُس میں سنگِ مرمر کی تختی جڑی ہوئی تھی جس پر یہ شعر تحریر تھا ؎

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بے شک ناز و نعمت سے پالے ہوئے بچّے کی وفات پر ماں باپ کو گہرا صدمہ ہوتا ہے۔ اور پھر جن کا بچّہ بھی ایک ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اور وہ بھی ایامِ پیری میں اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہو، جس سے ہزاروں اُمیدیں وابستہ ہوں، وہ اچانک لقمۂ اجل بن جائے ایسے حادثے سے ماں باپ پر جو گزرتی ہے اس کا اندازہ بھی لگانا مشکل ہے، لیکن قضاء و قدر کے سامنے ہر انسان بے بس ہے، میرا دل اس بچے کی لوحِ قبر پر لکھے ہوئے اس شعر کے مفہوم میں منہمک تھا اور آنکھیں قبر کی ظاہری آرائش پر مرکوز تھیں، اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس قدر دولت مند آدمی اپنے لختِ جگر سے بے پناہ محبت کے باوجود اسے پنجۂ موت سے نہ چھڑا سکا، اس کی دولت یہاں کچھ کام نہ آئی، اور اس واقعہ کے بعد خود اس کا بھی یہی حشر ہونے والا ہے، ایک دن وہ بھی موت کا شکار ہوگا اور اس کو بھی قبر میں اتارا جائے گا اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس بچے کی یہ مرصع و مزین قبر منہدم ہو جائے گی اور اس کی مرمت کرنے والا بھی کوئی نہ ہوگا اور آخر پیوندِ زمین ہو کر اس کا نشان تک بھی نہ رہے گا ؎

گزر گئے ہیں کچھ ایسے بھی ہمنشیں جن کا
کہیں مزار نہیں ہے کہیں نشان نہیں (عاجزؔ)

دل انہی خیالات میں مستغرق اور آنکھوں سے سیلابِ اشک رواں تھا، کچھ دیر کے بعد لڑکھڑاتا ہوا میں وہاں سے آگے بڑھا۔ تو اب میرے سامنے ایک ایسا دلدوز، اتنا ہولناک، اس درجہ کربناک منظر تھا کہ اس کا نقشہ صفحۂ قرطاس پر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھینچا جا سکتا، اس دردناک نظارے کی کیفیت نوکِ قلم سے تحریر نہیں کی جا سکتی۔ اس حسرتناک نظارے کی داستان الفاظ کے سانچے میں نہیں ڈھالی جا سکتی۔ یہ پہلو بہ پہلو میرے پیارے والدین کی قبریں ہیں، اِن دو مٹی کے ڈھیروں کے نیچے میرے ماں باپ محوِ استراحت ہیں۔ یہ میرے محترم میرے شفیق والد کی قبر ہے جو ایک عالمِ دین اور حافظِ قرآن تھے اور نہایت پُرسوز لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے، نماز میں کلام اللہ پڑھتے ہوئے خود بھی رویا کرتے اور مقتدیوں کو بھی رُلایا کرتے اور قبر و قیامت کے خوفناک حالات سنا کر ہمیشہ ہمیں ڈرایا کرتے، اور سفرِ آخرت کی تیاری کی تلقین اور دنیائے فانی کی محبت سے منع فرمایا کرتے۔ اور زندگی بھر حق گوئی ان کا شعار رہا، راہِ تبلیغ میں پیش آمدہ مصائب سے کبھی نہیں گھبرائے۔

اہلِ حق ہمت و جرأت سے گزر جاتے ہیں
مرحلہ آتا ہے جب بادیہ پیمائی کا (عاجزؔ)

اس سلسلے میں نہ کبھی کسی کی خوشامد کی اور نہ کبھی کسی سے مرعوب ہوئے۔ موٹا جھوٹا پہننا اور رُوکھا سُوکھا کھانا یہ ان کا اختیاری عمل رہا، اسی حال میں دنیا سے چل بسے۔ اللھم اغفرلہ

ایک عجیب و غریب واقعہ

میری بہن کی شادی کے موقع پر اہلِ قرابت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ محلہ کو معلوم ہوا کہ حافظ صاحب اپنی لڑکی کی شادی نہایت ہی سادہ طریقہ سے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں — اُن میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہوکر والد صاحب کے پاس آئے اور آکر کہنے لگے "

حافظ صاحب! معلوم ہوا ہے آپ بچی کی شادی غیر معمولی سادہ طریقہ پر کرنا چاہتے ہیں؟ یہ تو مناسب نہیں — دیکھ لیجئے اگر آپ نے اسی طرح کیا جیسا کہ آپ کا خیال ہے، اور ہم نے سنا ہے تو برادری میں ناک نہیں رہے گا، والد صاحب نے اُن سے فرمایا کہ نکاح کے موقع پر زیادہ روپیہ خرچ کرنا اور بچوں کی شادی دھوم دھام سے کرنا مناسب نہیں — اس لئے کہ جس آدمی کے ہاں کئی لڑکیاں ہیں اور وہ بے چارہ بہت غریب ہے — نہ وہ تزک و احتشام سے اپنی بچی کی شادی کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے رسم و رواج کے مطابق زیادہ جہیز دے سکتا ہے، وہ کیا کرے اس کی غیرت و حمیت اسے یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس کام کی تکمیل کے لئے لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلائے اور بھیک مانگے، نتیجتاً اس کی سب بیٹیاں اس کے گھر ہی بیٹھی رہ جائینگی، والد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اُن سے فرمایا، مَیں تو اپنی بچّی کی شادی سادہ طریقہ سے ہی کرونگا، میرا اگر ناک نہیں رہے گا سو مرتبہ نہ رہے ۔۔۔ مجھے اس کی کوئی فکر نہیں چنانچہ والد صاحب نے جن لوگوں کو اس موقع پر بُلانا تھا بُلایا ۔۔۔ اور نہایت سادگی سے میری ہمشیرہ صاحبہ کا نکاح خود ہی پڑھا دیا۔ اس تقریب میں جو اصحاب شریک ہوئے تھے وہ سب کے سب ہمارے وطن مالیر کوٹلہ ہمارے مکان کے صحن میں تشریف فرما تھے، کہ نکاح پڑھاتے ہی والد ماجد اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے، اور صحن میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف رُخ کر کے اپنا ناک اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا ۔ میرے محترم بھائیو! ذرا میری طرف دیکھو یہ میرا ناک جس طرح پہلے تھا اسی طرح قائم ہے اسے کچھ بھی نہیں ہوا اور جو کام کرنا تھا وہ ہوگیا لوگ ہنس پڑے اور کہنے لگے بات تو سچی یہی ہے، اُن کے پہلو ہی میں یہ والدہ محترمہ کی قبر ہے، والدہ صاحبہ اگرچہ پڑھی لکھی خاتون نہیں تھیں مگر والد محترم کی صحبت اور نیکی کا اُن پر بڑا گہرا اثر تھا، یہی وجہ ہے کہ وہ عبادت گزار تھیں، آخری عمر میں اکثر ساکت و صامت اور ذکر اللہ میں مشغول رہتی تھیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانی یاد کی ہوئی قرآن کریم میں سے سورتیں اور دعائیں پڑھتی رہتیں اوّل وقت نماز ادا کرنے کا اہتمام آخری وقت تک رہا جس صبح کو دُنیا سے آخرت کی جانب عازمِ سفر ہونا تھا حسبِ معمول رات کو عشا کی نماز پڑھی اور دیر تک ذکر اللہ اور دعاؤں میں مشغول رہیں پھر اہلِ خاندان سے باتوں میں کچھ دیر تک مصروف رہیں، اس کے بعد سوگئیں، حسبِ معمول صبح کی نماز کے لئے نہ اٹھیں تو میری ہمشیرہ نے آواز دی، کوئی جواب نہ پاکر قریب آکر شانہ ہلایا تو اس پر بھی جب نہ کوئی حرکت نہ جنبشِ لب، معلوم ہوا رات کو کسی وقت رُوح پرواز کر گئی۔ کچھ دیر تک تو میں والدین کی قبروں پر کھڑا ان کے لئے دعا کرتا رہا لیکن جُوں جُوں زندگی میں ان کی خدمت ان کی اطاعت کے بارے میں اپنی کوتاہی اور لاپرواہی سامنے آئی تو فرطِ غم سے نڈھال ہو کر اُن کی قبروں کے پاس ہی بیٹھ گیا، اب قرآن کی یہ آیت میرے سامنے آئی جس میں والدین کی عظمت کا خالقِ کائنات نے خود ذکر فرمایا ہے اور وصیّت فرمائی ہے کہ میری عبادت کے بعد والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت تم پر فرض ہے۔

میری رضا والدین کی رضا میں مضمر ہے

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۭ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل ۲۳-۲۴)

اور تیرے پروردگار نے یہ حکم کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تمہاری موجودگی میں اُن میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کے رُوبرُو ہُوں تک نہ کرنا اور نہ کبھی اُنھیں جھڑکنا اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرنا اور اُن کے لیئے تواضع کے ساتھ اپنے بازو جھکائے رکھنا اور دُعا کرتے رہنا کہ اے پروردگار اُن پر رحم کر جس طرح انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے"

میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا بھی

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ (لقمان ۱۴)

میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا بھی"

بڑا بخت ہے وہ جو اپنے والدین کو بڑھاپے میں پائے اور پھر اُن کی خدمت بجا لا کر جنت حاصل نہ کرے"

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدْخُلِ الْجَنَّةَ، (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُس کی، خاک آلودہ ہو ناک اُس کی، پوچھا گیا کون ہے وہ اے اللہ کے رسول؟ فرمایا کہ اپنے ماں باپ کو جو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر وہ اُن کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

والدہ کی عزت وعظمت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا تیری ماں، اس نے پھر عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، اس نے پھر عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، اس نے پھر عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔

سائل کے جواب میں ماں کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اور باپ کا حق ایک دفعہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے، یہ چیز واضح ہے کہ اولاد کی پرورش میں باپ کی نسبت ماں بہت زیادہ تکلیف اٹھاتی ہے اسی لیے باپ کی نسبت اولاد پر ماں کا حق بھی زیادہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدموں میں تری ماں کے ہیں جنّت کی بہاریں
لائق نہیں خدمت میں کوئی ماں سے زیادہ (جام طہور)

جس کا اندازۂ ثواب نہیں - اپنے ماں باپ کی وہ خدمت ہے،
(جام طہور) والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک، احسان، مروّت،
اُن کی اطاعت، ان کی خدمت، اُن کے لئے دُعاؤں کے بارے
میں قرآن و احادیث میں جس التزام کے ساتھ تاکید اور وصیّت
آئی ہے، اُس کا احاطہ بھی مشکل ہے، اللہ اور رسول کے بعد سب
سے زیادہ اولاد سے دُنیا میں ماں باپ ہی پُرخلوص محبت کرتے
اور اُن سے بے لوث شفقت کرتے ہیں، اپنی اولاد کس محنتِ
شاقہ اور صعوباتِ مستمرّہ سے پالتے ہیں اور پھر کبھی شکایت تو
درکنار ماتھے پر بل نہیں آتا، عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ جب
وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اولاد بھی اسی محبت، اسی جذبۂ صادق
اور ایثار و خلوص کے ساتھ اُن کی خدمت، اُن کی اطاعت، اُن
کی عزّت کرے، اس آخری عمر میں نظامِ قدرت کے تحت اُن کے
حواس اگر درست نہ رہیں، عقل میں کمی آجائے، اگر وہ بتقاضائے
عمر کوئی بات، کوئی کام مروّجہ تہذیب کے خلاف، تمہاری طبیعت
کے برعکس کریں تو تمہارا فرض ہے کہ اپنا بچپن کا زمانہ یاد کرو جب
کہ تم اس سے بھی زیادہ غلط حرکات کرتے تھے، اور ماں باپ اُن
سے درگزر ہی نہیں بلکہ تمہیں پیار و محبت سے سمجھاتے تھے تم بھی
اس کا کچھ خیال نہ کرو اور اُن سے محبت و اطاعت میں ذرا فرق
نہ آنے دو - ہیں والدین کی قبروں کے پاس بیٹھا ہوا اپنے بچپن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ اور اُس وقت کی اُن کے حق میں گستاخیاں اور اُن کی شفقت و محبت یاد کر رہا تھا اور مذکورہ بالا قرآن کریم کی آیات اور احادیث کا مفہوم سامنے تھا، اپنی نالائقی، کوتاہی، غفلت پر آنسو بہا رہا تھا اور سوچ رہا تھا، یہ تیرے ماں باپ ہیں، جو تیرے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے اور تیرے لئے نہ معلوم انھوں نے کس قدر مصائب اُٹھائے اور تیری پرورش کی، آج یہ کس عالمِ بے بسی میں اور کس حالتِ بے کسی میں شہر سے باہر سُنسان جنگل میں مٹی کے نیچے پڑے ہیں، ان کے اپنے اعمال کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اب یہ ہماری دعاؤں اور صدقات کے محتاج ہو گئے ہیں، آہ یہ کس قدر حسرتناک منظر ہے۔

عمرو بن عتبہ بن فرقدؒ کوفہ کے کبار تابعین میں سے تھے اُن کے متعلق آتا ہے، کہ وہ ہر رات قبرستان جاتے اور وہاں جا کر موت کو یاد کرتے اور خوب روتے، کَانَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ يَخْرُجُ عَلٰى فَرَسِهٖ لَيْلًا فَيَقِفُ عَلَى الْقُبُوْرِ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ قَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَقَدْ رُفِعَتِ الْاَعْمَالُ ثُمَّ يَبْكِيْ وَيَصُفُّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتّٰى يُصْبِحَ فَيَرْجِعَ فَيَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ (حلیۃ الاولیاء ج ۴ - ص ۱۵۸)

عمرو بن عتبہ بن فرقدؒ رات کو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قبرستان آجاتے (قبرستان شہر سے دُور ہوگا) اور وہاں آکر پکارتے۔ اے اہلِ قبور! تمہارے اعمال نامے لپیٹ دیئے گئے۔ اور تمہارے اعمال اُوپر اٹھا لئے گئے۔ (اللہ تعالےٰ کے پاس پہنچ گئے) پھر دونوں پاؤں ملا لیتے یہ کہہ کر زار زار رو پڑتے اور صبح تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح روتے رہتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے لوٹ آتے۔

دنیا کی محبت میں جو جتنا پھنسا ہو گا!
روئے گا وہ اتنا ہی جب اُس سے جدا ہو گا
ظلمت سے بھرا ہو گا یا باغ بنا ہو گا
وہ غارِ لحد جس میں اِک دن تو پڑا ہو گا
سوچا بھی کبھی تو نے کیا حال ترا ہو گا
جب قبر میں جائے گا جب حشر بپا ہو گا
کس طرح تو ہنستا ہے جب علم نہیں تجھ کو
آئے گی اجل کیسے یا قبر میں کیا ہو گا (جام ملہور)

اِن اہلِ قبور کے لئے اب اعمال کا وقت ختم ہو چکا۔ اب تو اعمال کی سزا اور جزاء کا وقت ہے اور مرنے والے زندوں کی دعاؤں اور صدقات وخیرات کے محتاج ہیں، یا وہ خود کوئی صدقۂ جاریہ کر گئے، مسجد، مدرسہ، سرائے، شفاخانہ بنوا گئے یا کنواں لگوا گئے، دینی کتب پڑھنے کے لئے کسی کو دے گئے یا اولاد کو علمِ دین پڑھا گئے، یہ اعمال ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد اُنکا ثواب اُن کو ملتا رہے گا، اسی طرح کوئی بدبخت شخص خلافِ شریعت اگر کوئی بُرا کام جاری کرے گا تو جب تک وہ جاری رہے گا، لوگ اُس پر عمل کرتے رہیں گے، اُس کا عذاب اُس میت کو ہوتا رہے گا جس نے وہ کام اپنی زندگی میں جاری کیا۔

منزلِ پیری میں پہنچیگے تیرے جس دم قدم
تو نشانِ عمرِ رفتہ ڈھونڈتا رہ جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھومتا ہوگا مسرت سے کوئی روزِ جزا
شرم کے مارے کس کا سر جھکا رہ جائے گا
جب تجھے سب چھوڑ جائینگے اندھیری قبر میں
غور کر اُس وقت تیرے پاس کیا رہ جائے گا
کر رہا ہے آج تُو تکذیب جن احوال کی
سامنے آئینگے کل جب کانپتا رہ جائے گا
مُہلتِ حُسنِ عمل ممکن نہیں اُس وقت جب
ایک ہچکی کا اجل تک فاصلہ رہ جائے گا
دفعتاً گر آگیا عاجز پیامِ الوداع
دفعتاً یہ کیا ہوا تو سوچتا رہ جائے گا (صبح صادق)

مَیں اپنے پیارے والدین کی قبروں پر مٹی کے ڈھیر اور اُن کی بے بسی کے عالم کا منظر دیکھ رہا تھا، نہ مَیں کچھ اُن سے اور نہ وہ مجھ سے کچھ کہہ سکے نہ مَیں اپنا حال اُنھیں بتا سکا اور نہ وہ مجھے اپنا حال بتا سکے، مختصر مدت میں ہمارے خاندان کے بیسیوں افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں، اب اُن میں سے ہر ایک کی تصویر اور ان کے بعض حالات میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے تھے، اُن میں موت کے دو حادثے نہایت درد انگیز و کرب انگیز ہیں،

(۱) میری ہمشیرہ کی صاحب زادی امۃ الاکرام غیر شادی شدہ بعمر بیس سال چولہے کے پاس بیٹھی ہے، اچانک اس کے کپڑوں میں آگ لگ جاتی ہے، اُسے شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جاتے ہیں، چند روز موت و حیات کی کشمکش میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتلا رہ کر وہ ہسپتال ہی میں اپنے عزیزوں کو داغِ مفارقت دے جاتی ہے (۲) اس کے کچھ عرصہ بعد میرا بیٹا عطاء الرحمٰن بعمر ۲۸ سال چار بچوں کا باپ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے۔ وہ کپڑے دھونے کی مشین میں پانی کی بجائے پٹرول ڈال کر اپنے کپڑے اُس سے دھونے لگتا ہے، قریب ہی سٹو جل رہا تھا پٹرول اس سے آگ پکڑ لیتا ہے، پٹرول کے شعلوں سے جھلس جاتا ہے اور اُسے ہسپتال لے جاتے ہیں، وہ بھی اسی طرح مکہ مکرمہ کے ہسپتال میں چند روز زیرِ علاج رہ کر بالآخر جانِ جانِ آفرین کے حوالے کر دیتا ہے۔ دوسرے دونوں بھائی وہاں موجود اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرتے ہیں، اتفاق سے شبِ معراج کے سبب عبادت کے لئے مقامی اور باہر سے آئے ہوئے حرم شریف میں لاکھوں آدمیوں کا اجتماع تھا چنانچہ اس کثیر انبوہ میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی، اور جنت المعلیٰ میں دفن کر دیا گیا۔ اس موقع پر ہم اس کی نہ صورت ہی دیکھ سکے اور نہ نمازِ جنازہ میں شریک ہو سکے۔ رہے نام اللہ کا ؎

اُٹھا سکیں نہ کبھی جن کو اپنے پہلو سے
جنازے کس طرح اُن کے اُٹھائے جاتے ہیں (جام ظہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ (الواقعہ ۸۳)

جب موت و حیات میں چند ہچکیوں کا فاصلہ رہ گیا

ٹوٹ جاتا ہے طلسمِ زندگانی کا غرور،
توڑتا ہے دمِ بشر جس دم بشر کے سامنے
قلب کی بیماریوں کا ہے یہ اے عاجز علاج
ہر گھڑی ہو موت کا منظر نظر کے سامنے

۲۶ مارچ ۱۹۸۶ء سنہ ۳ بجے دن کا وقت تھا، کہ ہم چار حقیقی بھائیوں میں سے میرے سب سے چھوٹے بھائی "فضل کریم" اپنے گھر بستر علالت پر لیٹے ہوئے ہیں، آنکھیں بند ہیں لمبی لمبی سانس لے رہے ہیں، بایں حال کہ جسم پسینے سے شرابور ہے، ایسا معلوم ہو رہا ہے، کہ اُن کا سفرِ آخرت قریب تر آگیا ہے اور وہ دنیائے دُوں سے رُخ پھیرا کر اس آیت کے تحت (وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ (قٓ ۱۹) موت کی بے ہوشی سچائی کے ساتھ آگئی ہے) عالمِ برزخ کا نظارہ کر رہے ہیں، اُن کے بیٹے عبدالحلیم اُن کی یہ کیفیت دیکھ کر اُن کے قریب بیٹھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں، سورۂ یٰسین کی تلاوت مکمل ہوتی ہے، مریض کی سانس مزید اُکھڑ جاتی ہے میرے سامنے یہ آیات آجاتی ہیں،

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ سو جس وقت رُوح حلق تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۙ
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ
مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ
اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ (الواقعہ ۸۳)

آپہنچتی ہے اور تم اُس وقت
(یہ منظر) دیکھ رہے ہوتے ہو
اور ہم اُس شخص کے تم سے بھی
زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم
نہیں سمجھتے ہو، اگر تم بے بس نہیں
ہو تو پھر اس رُوح کو
کیوں نہیں لوٹا لاتے اگر تم
سچے ہو۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝
وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝
وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ
الْمَسَاقُ ۝

(القیامہ ۲۶ - ۳۰)

جب جان ہنسلی تک آپہنچتی
ہے، اور پکارا جانے لگتا ہے
ارے کوئی جھاڑنے والا بھی
ہے اور مرنے والا سمجھ لیتا ہے
کہ اب جدائی کا وقت ہے، اور
اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹنے لگتی
ہے، اُس روز تیرے پروردگار
ہی کی طرف جانا ہوتا ہے۔

میں اس دلدوز منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے دم بخود کمرے سے باہر نکل جاتا ہوں اور مکان سے باہر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہوں، اور اپنے زانو پر سر جھکائے فلسفۂ موت و حیات کے عمیق سمندر میں ڈوب جاتا ہوں ؎

پاس بیٹھا ہوا سمجھ نہ سکا نزع کے مبتلا پہ کیا گزری

06287

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اندر سے چیخ و پکار کی آواز نے مجھے چونکا دیا، میں نے مخبر کی اس خبر کو حسبِ معمول سکون سے سنا، اور رضائے آقا کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

موت آئی اور انساں کو اچک کر لے گئی
اقربا مجبور تھے معذور چارہ ساز تھا
موت سے پہلے جو مصروفِ تکلم تھا ابھی (جام طہور)
لمحہ بھر کے بعد وہ اک سازِ بے آواز تھا

موت بنی آدم کی میراث ہے یہ ایک دوسرے کو وراثت کے طور پر منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے، اس کا انکار ناممکن، اس سے فرار لاحاصل، بے پناہ قوت و طاقت کے باوصف انسان اس کے سامنے لاچار ہے، اور بے انتہا دولت و ثروت کے باوجود آدمی اس کے آگے بے اختیار ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ (العنکبوت، ۵۷) (ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے) یہ قانونِ الٰہی ہے اور اٹل ہے اس قانون سے نبی ولی عالم و فاضل، عابد و زاہد، امیر و فقیر مرد و زن، بچے، بوڑھے یہاں تک کہ بڑے سے بڑا حکیم اور ڈاکٹر بھی مستثنیٰ نہیں"

عجیب منظر ہے ایک پل میں کروڑوں انسان مر رہے ہیں
یہ شارعِ موت ہے کہ جس سے نبی ولی سب گزر رہے ہیں
(جام طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَوْتُ کَأْسٌ وَکُلُّ النَّاسِ شَارِبُہٗ
وَالْقَبْرُ بَابٌ وَکُلُّ النَّاسِ دَاخِلُہٗ،

موت ایک پیالہ ہے جسے لوگ پی کر رہینگے!
اور قبر ایک دروازہ ہے کہ اسمیں ہر شخص داخل ہوکر رہے گا

نمازِ جنازہ اُن کے مکان کے سامنے گراونڈ میں رات کے دس بجے ادا کی گئی، نمازِ جنازہ میں سینکڑوں آدمی ہر مکتبِ فکر کے شامل تھے، نمازِ جنازہ میں امامت کے لئے احباب واقارب نے اس عاجز کو مجبور کیا، غم سے نڈھال افتاں وخیزاں نمازِ جنازہ میں نے قراءت بالجہر کے ساتھ ادا کی، اب اُس آدمی کو جو صبح دس بجے زمین کی پُشت پر نرم ونازک بستر پر لیٹا ہوا تھا رات کے دس بجے زمین کے پیٹ میں خاک کے بستر پر لٹانے کے لئے سینکڑوں آدمیوں کی معیت میں کاندھوں پر اُٹھائے لئے جارہے ہیں، یہ بارہ گھنٹے کا ہولناک انقلاب دعوتِ فکر دے رہا تھا، اور کاندھوں پر سوار میّت زبانِ حال سے پکار رہی تھی، عبرت، عبرت، عبرت

وہ جن کی راہ میں آنکھیں بچھائی جاتی ہیں
جنازے کس طرح اُن کے اُٹھائے جاتے ہیں، (جاوید ظہور)

میرے بھائی اچھے شاعر تھے، تایاب تخلص کرتے تھے، وفات سے تین روز قبل اُنہوں نے مجھے اپنا ایک تازہ شعر سنایا،

زندگی اِس طرح تمام ہوئی صبح دیکھی نہ تھی کہ شام ہوئی

بعدازاں کئی شعر اسی ردیف قافیہ میں کہہ ڈالے، ایک نظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے بھی اسی ردیف قافیہ میں کہہ کر سنائی جو پیشِ خدمت ہے

دل کی آوارگی جو عام ہوئی — عقل بھی جہل کی غلام ہوئی
صبح کا منتظر نظر افروز — ابھی دیکھا نہ تھا کہ شام ہوئی
قوم وہ جو بلند سیرت تھی — غرقِ چنگ و رباب و جام ہوئی
سر اٹھایا کبھی جو باطل نے — حق کی تلوار بے نیام ہوئی
مقصدِ زیست جس گھڑی سمجھے — مہلتِ زیست اختتام ہوئی
ہر طرف قبر کا اندھیرا ہے — جب سے شرحِ سوادِ شام ہوئی
زندگی جو کہ اک تمنا تھی — آہ نذرِ خیالِ خام ہوئی
جب سے شرم و حیا ہوئی رخصت — بے حجابی جہاں میں عام ہوئی
آدمی کھو گیا اندھیروں میں — صبحِ ہستی کی جب بھی شام ہوئی
تب سے احساسِ زندگی پایا — زندگی جب سے تیرے نام ہوئی

زندگی کی تلاش میں عاجزؔ
آخرش زندگی تمام ہوئی

مَیں اُن کے اس شعر کی گہرائی اور سچائی میں ڈوبا ہوا چل رہا تھا، اور وہ کفن میں لپٹے ہوئے اِس شعر کی مجسّم تصویر بنے ہوئے تھے، گویا وہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے تھے

دو روز گلستانِ دہر میں گزار کے — ہم جا رہے ہیں بازیٔ اعمال ہار کے

مَیں لڑکھڑاتا ہوا چل رہا تھا اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ قول میرا شانہ ہلا ہلا کر مجھے ہوشیار و خبردار کر رہا تھا۔ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ اَبْصَرَ رَجُلًا فِی الْجَنَازَۃِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ ھٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْدَرْدَاءِ ھٰذَا اَنْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا اَنْتَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ۝ (الترغیب ج ۴) حضرت ابو درداءؓ نے ایک شخص کو جنازے میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ (تو سمجھ) کہ یہ جنازہ تیرا ہی ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ۝ (الزمر ۳۰) بیشک تو بھی مرنے والا ہے، اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں)

جنازہ تیرا بھی اُٹھے گا اِک دن — جنازے تو نے اوروں کے اُٹھائے
کہیں دستِ ندامت اُٹھتے اُٹھتے — درِ توبہ مقفل ہو نہ جائے
گناہوں کی ہوائے تند ہی میں — چراغِ زیست عاجزؔ بجھ نہ جائے

قبر تیار تھی میرے بھائی کی نعش لحد میں رکھ کر اُوپر منوں مٹی ڈالدی گئی، اب وہ ہم سے اور ہم اُن سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ زبانِ حال سے میرا شعر مجھے سنا رہے ہیں"

اُلفتِ اہلِ جہاں پر کیا بھروسہ کیجئے — (جامؔ طہور)
جا رہے ہیں ڈال کر مٹی وہ جن پر ناز تھا

قبر کا یہ ہولناک منظر مجھے یہ حدیث یاد دلا رہا تھا، کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا (الترغیب ج) اور مجھے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر متنبہ کر رہا تھا کہ دیکھ، دیکھ بار بار دیکھ اپنے بھائی کا انجام دیکھ تیرا انجام بھی یہی ہونے والا ہے، میں سوچ رہا تھا۔ چپکے سے کس طرح وہ لحد میں اُتر گئے
رکھتا تھا جن کو خانۂ دل میں اُتار کر[1]

---

[1] قارئین کرام متوفی کیلئے مغفرت کی دُعا فرما کر مشکور فرمائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز سے اُس کے دل کا خطاب

اے عاجز اس مختصر عرصہ میں تیرے اپنے ہی خاندان میں اس کثرت سے اموات کیا یہ سچے واقعات ہیں یا جھوٹے خواب؟ روزانہ بے شمار حادثات جو تیرے کان سُن رہے ہیں اور آنکھیں دیکھ رہی ہیں، اخبارات میں پڑھ رہا ہے، کیا یہ سب بے بُنیاد افسانے ہیں یا ناقابلِ تردید حقائق؟ اب تک تُو جن لوگوں کے جنازوں میں شریک ہُوا وہ مُردہ انسان تھے یا انسان نما لکڑی وغیرہ کے ڈھانچے؟ تُو بتا کہ یہ مٹی کے ڈھیر جو تجھے نظر آرہے ہیں اِن میں انسان دفن ہیں یا نظر کا دھوکا ہے؟ مَیں اپنے دل کے ان سوالات کا کوئی جواب نہ دے سکا اور ندامت سے نگاہیں نیچی کرلیں، جس کے معنی ہیں تو نے جو کچھ کہا وہ سب سچ اور حق ہے۔"

دل نے پھر مجھ سے کہا

اے عاجز آج ۲۸ر اپریل ۱۹۸۰ء ہے اور تو نے اپنی عمر کے تریسٹھویں (۶۳) سال میں قدم رکھ لیا ہے۔ اب ذرا گوشِ حقیقت نیوش سے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ پاک کو سُن لے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ اُس شخص کا کوئی عذر قبول نہیں کرے گا، جس کی موت کو یہاں تک مؤخر رکھا کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔" (الترغیب جلد ۴ ص ۲۵۳ بحوالہ بخاری)

یعنی ساٹھ سال کی عمر جسے عطا فرمائی گئی وہ اتنی لمبی عمر پاکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گناہوں سے باز نہ آیا، اور آخرت کی کبھی فکر کی نہ اس کے لئے تیاری، بلکہ اس قدر عمرِ دراز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور غفلت ہی میں کھودی، ایسا شخص اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے اس کے سامنے کوئی عذر، کوئی حیلہ، کوئی بہانہ پیش کرنے کی جرأت نہ کرسکے گا، میرے دل نے مجھ سے کہا اے عاجز تیری عمر ساٹھ برس سے بھی تجاوز کر گئی ہے، تین چار سال سے ذیابیطس (شوگر) کا لاعلاج مرض بھی تجھے لگا ہوا ہے، جو کہ اندر ہی اندر تیرا کام تمام کر رہا ہے اور تو دم بدم کمزور ہوتا جا رہا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت اور تیرے کریم آقا کی تجھ پر شفقت و مہربانی ہے کہ تجھے ایسی لاعلاج بیماری میں مبتلا کر کے اور بتدریج ضعفِ اعضائے بدن کے ساتھ تجھے قربِ موت کی اطلاع دے دی ہے"

ضعفِ دل، ضعفِ نظر، ضعفِ سماعت عاجز
یہ تری موت کے آثار چلے آتے ہیں!

اور عالمِ برزخ (قبر) میں پیش آنے والے معاملات کی فکر اور اس کی تیاری کی دعوت دے دی ہے، اب تو اگر ان حقائق سے چشم پوشی کرے تو تجھ سے زیادہ نادان اور ظالم کون ہوگا۔؟

یاد رکھ! اب تیرا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے، یہ لمحاتِ حیات پچھلے گناہوں سے توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں گزار تاکہ تلافیٔ مافات ہو جائے۔ تو اب نیکی کا راستہ اختیار کر، اور نیکی کی تلقین بھی کر، اور خود برائی سے بچ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو بُرائی سے بچا تجھے کوئی اچھا سمجھے یا بُرا اُس کی مطلق پروانہ کر، لوگوں کے اچھا کہنے سے تیرا کچھ سنورتا نہیں، اور اُن کا تجھے بُرا کہنے سے تیرا کچھ بگڑتا نہیں۔

حق کی تبلیغ کرتا رہ عاجز لاکھ تجھ کو کوئی بُرا جانے

اپنا معاملہ خفیہ اللہ کے ساتھ درست رکھ، اگر تیرا مالک (اللہ تعالےٰ) تجھ سے راضی ہے تو تُو کامیاب ہے خوش بخت ہے، اگر تیرا معاملہ تیرے آقا (اللہ تعالےٰ) سے ٹھیک نہیں وہ تجھ سے ناراض ہے تو تُو بڑا مجرم، بڑا بدبخت ہے، تجھے کہیں پناہ کی جگہ نہیں ملے گی، اور تیرا ٹھکانا دہکتی آگ یعنی جہنم ہے، خوب سوچ سمجھ لے، عمر تیری پوری ہو چکی ہے اور تُو قبر کے کنارے کھڑا ہوا ہے اجل کا تند و تیز جھونکا آیا اور تُو اس میں گرا، اگر پانچ دس سال زندگی کے اور تجھے مل بھی گئے تو یہ زندگی تیری ارذل العمر یعنی نکمی زندگی ہے جس سے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پناہ مانگی ہے، آپ اکثر فرمایا کرتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ، اے اللہ میں نکمی زندگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ہاں لمبی عمر ہو اور اعمالِ صالحہ ہوں تو یہ خوش بختی ہے، ورنہ اگر عمر دراز ہو اور اعمالِ بد، تو یہ بدبختی کی علامت ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ، مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ۔

(الترغیب ج ۴ ص ۲۵۴ بحوالہ الترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ لوگوں میں اچھا شخص کون ہے، آپؐ نے فرمایا جسکی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں، اس نے پھر عرض کیا کہ لوگوں میں بُرا آدمی کون ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور اُس کے اعمال بُرے ہوں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ساٹھ سال کے بعد اعضائے جسم کمزور ہو جاتے ہیں اور انسان کاروبار کے قابل نہیں رہتا اور آدمی قسم قسم کی لاعلاج بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، ایسی حالت میں بیوی بچوں پر بوجھ بن جاتا ہے، جب تک وہ کما کر اُنھیں کھلاتا رہا تب تک وہ اُس سے محبت اور اُس کی خدمت کرتے رہے اب جب کہ نہ کمانے کے قابل رہا اور نہ اُس کی صحت درست رہی، بلکہ خود دوسروں کا محتاج ہو گیا، ایسی حالت میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُس کے بیوی بچے اُس کی موت مانگنے لگ جاتے ہیں تاکہ اُس کی خدمت سے نجات حاصل ہو، لہٰذا اے عاجز میری نصیحت پر عمل کر، حقیقت میں تیرا کوئی ساتھی نہیں ہے، تیری قبر میں تیرے عمل کے سوا تیرے ساتھ کوئی نہیں جائے گا، کیا تو نہیں دیکھ رہا، تیرے ماں باپ اور دوسرے تیرے عزیزوں کے ساتھ اُن کی قبروں میں کوئی داخل ہوا؟

لحد میں رکھ کے ہمیں سب کے سب وہ لوٹ گئے
ہمارا جن سے تعلق تھا دوستانہ تھا (صبح صادق)

جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے، عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ (بخاری باب سکرات الموت)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میّت کے ساتھ (قبرستان تک) تین چیزیں جاتی ہیں دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ رہتی ہے، اُس (میّت) کے ساتھ اُس کے رشتہ دار دوست اور اُس کا مال اور اُس کا عمل جاتا ہے، اُس کے اقرباء واحباب اور مال واپس آجاتا ہے اور اُس کا عمل اُس کے ہمراہ رہتا ہے (جو کہ قبر میں اُس کے ساتھ جاتا ہے"

عمل ایسا نہ کر تُو زندگی میں
دمِ رحلت ہو لب پر ہائے ہائے (صبحِ صادق)

اپنی عمر کے ان آخری لمحات کی قدر کر، اور انھیں قبر و قیامت کی تیاری میں صرف کر۔ میرے دل کی یہ نصیحت واقعی نسخۂ اکسیر سے کم نہیں، چنانچہ میں سفرِ آخرت کی پہلی منزل قبر کے خوفناک منظر کے تصوّر اور اپنی بے عملی اور غفلت پر کانپتا، لرزتا، تھرتھراتا وہاں سے اُٹھا اور تمام راستہ اشکبار آنکھوں کے ساتھ گھر پہنچا۔

چُپکے چُپکے روتے روتے کٹ جاتے ہیں شام و سحر
عرض کرے کیا عاجز اس کو کس غم نے بیمار کیا

الفقیر الی اللہ عبدالرحمٰن عاجز عفی عنہ

۹/ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ ۲۶/ اپریل سنہ ۱۹۸۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ

بظاہر قبریں مٹی کے ڈھیر ہیں

مگر اُن کے اندر عذاب اور حسرتوں کے انبار ہیں کتنی قبریں مضبوط عمارات اور نقش و نگار سے مزین و مرصع ہیں، لیکن اُن کے اندر نہ معلوم کس قدر مصائب و آلام کے سامان ہیں، اُن میں حُزن و ملال اس طرح کھول رہے ہیں جس طرح کہ چولہے پہ ہنڈیا میں کھانا کھولتا ہے۔ اللہ کی قسم! قبریں ایسا جامع اور مکمل وعظ ہے جس نے کسی واعظ کیلئے کوئی بات نہیں چھوڑی

عاجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو رکعت نماز کی اہمیت وعظمت

دنیا کے بے شمار و بے کنار مال و دولت سے زیادہ ہے
اس کا علم مال و دولت سے محبت کرنے والوں کو قبر میں پہنچکر ہوتا ہے
کاش انسان قبر کے گڑھے میں اُترنے سے پیشتر اس حقیقت کو جان لے اور

مان لے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ مَنْ صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ ؟ فَقَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ رَكْعَتَانِ اَحَبُّ اِلٰی هٰذَا مِنْ بَقِیَّةِ دُنْیَاكُمْ (الترغیب ۱/۲۵۱ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے قریب سے گزرے فرمایا اس قبر میں کون (دفن) ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا فلاں آدمی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس شخص کے نزدیک دو رکعتیں زیادہ محبوب ہیں اس سے جو دنیا (کا مال و اسباب) تمہارے پاس باقی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اسے قبر میں پہنچکر احساس ہوا دنیا کا مال و منال دو رکعت نماز کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

اس لئے کہ دنیا کا مال و منال انسان کا ساتھ قبر تک دیتا ہے۔ سفرِ آخرت قبر و قیامت میں انسان کا یار و غمخوار اُس کے اپنے نیک اعمال نماز و روزہ وغیرہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تو قبر میں اس حال میں داخل ہوا کہ تیرے ساتھ اسلام ہے (یعنی اسلام پر تو عمل کر رہا ہے) تو تیرے لئے خوشخبری ہے :—

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَوَارِیْ سَمِعْتُ شُعَیْبَ بْنَ حَرْبٍ یَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ وَخَلْتَ الْقَبْرَ وَمَعَکَ الْاِسْلَامُ فَاَبْشِرْ ——

صفۃ الصفوۃ ۳/۸

احمد بن حواری بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے شعیب بن حرب سے سُنا وہ ایک آدمی سے کہہ رہے تھے۔ کہ اگر تو قبر میں اس حال میں داخل ہوا کہ تیرے ساتھ اسلام ہے یعنی تو اسلام پر عمل کر رہا ہے۔ تو تیرے لئے خوشخبری ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر تو آخری وقت تک اسلام پر قائم رہا اسلام کے احکام پر عمل کیا اور اسی حالت میں قبر میں داخل ہوا تو تیرے لئے بشارت ہے کہ تو جہنم سے بچ جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول دین صرف اسلام ہے

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (آل عمران ۸۵)

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اُس سے ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام سے یہاں کھلی ہوئی مُراد اصطلاحی دین اسلام ہے۔ ورنہ لغوی معنیٰ کے لحاظ سے تو کائنات کا ذرّہ ذرّہ مسلم ہے۔ اعلم ان ظاہر ھذہ الآیۃ یدل علےٰ أن الایمان ھوالاسلام (کبیر) (یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ ایمان ہی اسلام ہے)

نتیجہ ظاہر ہے۔ ایمان نہیں تو اسلام نہیں۔ اسلام نہیں تو ایمان نہیں اسلام نام ہے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا بجز اطاعت دعویٔ اسلام محض فریبِ نفس ہے۔ جس کی کوئی حیثیت نہیں۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۚ (آل عمران ۱۹)

وغیرہ متعدد آیتوں میں یہ مضمون صاف صاف بیان ہو چکا ہے کہ سچّا اور مقبول دین صرف یہی دینِ اسلام ہے، جس کی کتاب قرآن مجید ہے جس کے لانے اور سکھانے والے سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس ایک دین کے سوا اور جتنے بھی ادیان و مذاہب دنیا میں رائج ہیں۔ اُن کی مثال جعلی اور کھوٹے سکّوں کی سی ہے۔ کہ کہنے کو وہ بھی سکّے ہیں۔ لیکن جب چل نہ سکے تو اُن کا سکّہ ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

دینِ اسلام اللہ تعالےٰ نے خود مکمل کر دیا ہے

اب اُس میں ترمیم و اضافہ کی گنجائش نہیں

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ	آج میں نے تمہارے لئے دین کو
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ	کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ	کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو
دِیْنًا ؕ (المائدہ ۳)	بہ طورِ دین پسند کر لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک کے لئے اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ یہ کمال دین بہ لحاظ قوت بھی ہے۔ اور بہ لحاظ احکام قواعد بھی، اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یہ اتمام نعمت اسی دین کی تکمیل سے ہوا اس اکمالِ دین اور اتمام نعمت کے بعد ظاہر ہے کہ اب دین میں کسی ترمیم، اضافہ، تصرف کی گنجائش نہ رہی۔

دین اسلام کی علامت

وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝ (البینہ ۵)

اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں یہی دین ہے (اللہ کے نزدیک) مضبوط

اہتمام نماز اور ادائیگی زکوٰۃ دین اسلام کے بنیادی ستون ہیں جسے قبر و قیامت یاد ہے وہ نماز اور زکوٰۃ کو بھلا نہیں سکتا۔

ہے یہی وہ رہ جسے کہتے صراطِ مستقیم
گامزن جس راہ پر ہے کارواں اسلام کا
ایک مسلم سے مہک اٹھتی ہے محفل کی فضا
ایک مسلم کا دہن ہے عطر داں اسلام کا
عامل اسلام ہو جائے تو اے عاجز اگر
دیکھ کر کافر تجھے ہو نغمہ خواں اسلام کا

جام ظہور

۶ / رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ — ۲ / اپریل ۱۹۹۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلفِ شہر خموشاں کی دوسری تالیفات

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (النساء ۷۸)

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں پالے گی، خواہ تم مضبوط قلعوں میں کیوں نہ محفوظ ہو جاؤ

موت کے سائے

(موت کیا ہے؟) کتاب وسنّت کی روشنی میں

موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر شخص نے بہر صورت چکھنا ہے۔ اس کتاب میں اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اس کی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے۔ نیز اس کتاب میں موت و مزار و محشر کے فکرمندوں کے اعمال، ان کے احوال اور موت کے وقت انکے نصیحت آمیز اقوال کا تذکرہ ہے۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المؤمنون)

اور (موت کے بعد) اُن کے آگے (قبروں سے) اٹھائے جانے کے دن تک پردہ ہے

عالمِ برزخ

مرنے کے بعد عرصۂ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے؟ جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اس کی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم بادفنوں کو عذاب و ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں، نیز ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجبِ عذاب و ثوابِ قبر ہیں۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

www.KitaboSunnat.com

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

(سن لو بیشک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

حضرت فضیل بن عیاض رح

پیدائش ۱۰۶ھ — وفات ۱۸۷ھ

آپکا علم، زُہد، تقویٰ، قناعت، صبر، حِلم، خوفِ خُدا، اُمیدِ رحمت رات کا قیام، نمازِ تہجد، آہ و بکا، دُنیا سے بے رغبتی، فکرِ آخرت اور اُس کیلئے تیاری، لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر کی ترغیب دلانا، اور اُسکی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کرنا، خلیفۂ وقت ہارون الرشید سے بات چیت، دورانِ گفتگو اُنہیں رعیت اور اللہ تعالےٰ کے حقوق کے سلسلہ میں ڈرانا اور ہارون الرشید کا زار و قطار بار بار رونا حتےٰ کہ بے ہوش ہو جانا، ابتداء میں آپ ڈاکوؤں کی جماعت کے سردار تھے اچانک ایک واقعہ سے متاثر ہو کر ڈاکہ زنی سے توبہ کرنا، اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرنا، اور ۱۸۷ھ میں وہیں وفات پانا، آپکے تلامذہ اور اساتذہ، آپکی عبادت و ریاضت، آپکے نصیحت آمیز اقوال اور عبرت انگیز احوال اور آپ سے مروی احادیثِ مطہرہ کا تذکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غذائے روحانیات، درسِ اخلاقیات

برائیوں سے اجتناب نیکیوں کی تلقین قرآنِ کریم کی بہت سی آیات اور احادیثِ مطہرہ کا ترجمہ و مفہوم و جاذبِ آفریں اشعار کی صورت میں حمد، نعت، توحید، نماز، روزہ حج، زکوٰۃ۔ اسلام، قرآن، احادیث، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے فضائل پر مستقل نظمیں، مرد عورت بچے بوڑھے سب کے لیے یکساں مفید خطیبوں اور واعظین کیلئے خصوصی تحفہ

جامِ طہور کا ہر شعر پند و نصیحت سے لبریز سوز و گداز سے بھرپور ہے

جامِ طہور کا ہر قطرہ (شعر) روح کو گرماتا دل کو تڑپاتا ہے۔

جامِ طہور افکارِ ایمانی کی ترجمانی کی کامیاب کوشش ہے۔

صبحِ صادق خوابیدہ دلوں کے لیے پیغامِ بیداری ہے۔

صبحِ صادق گم کردہ راہ کیلئے مینارۂ نور و ہدایت ہے۔

صبحِ صادق الحاد و دہریت کے اندھیرے میں روشنی کی کرن ہے۔

شمعِ فروزاں:۔ نظمیات کی تیسری کتاب اس کتاب کی نظموں کا خلاصہ اس شعر میں ہے

اُس گھر میں اندھیرے کا تصور ہی غلط ہے
جس گھر میں ہمہ وقت رہے شمعِ فروزاں

رحمانیہ دارالکتب امین پبلشرز فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو کتب کی مختصر فہرست

تفسیر ثنائی
تفسیر ابن کثیر
تفسیر معارف القرآن
تفسیر مواہب الرحمٰن
تفسیر ابن عباس
تفہیم القرآن
درس قرآن
احسن التفاسیر
واضح البیان فی تفسیر اُم القرآن
ترجمان القرآن
اُم الکتاب ابوالکلام آزادؒ
بیان القرآن
تفسیر عثمانی
تفسیر ستاری سورۃ فاتحہ
تفسیر مظہری
تبویب القرآن
تفسیر آیات کریمہ امام ابن تیمیہؒ

مفردات القرآن
تفسیر حقانی
تیسیر الباری شرح صحیح بخاری
صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی
مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف غزنوی
ابن ماجہ
ترمذی
موطاء امام مالک
مظاہر حق
شمائل ترمذی
درس حدیث
بلوغ المرام
تلخیص سبل السلام فی شرح بلوغ المرام
ترجمان السنۃ
معارف الحدیث
ابوداؤد شریف

سیرۃ النبیؐ
رحمۃ اللعالمین
جمال مصطفیٰ
الفاروق
سیرت عائشہ صدیقہؓ
حیات ولی
سیرت سید احمد شہیدؒ
حیاۃ الصحابہ
اسلامی خطبات
خطبات محمدی
خطبات توحید
احیاء العلوم اردو
کیمیائے سعادت
مومن کے ماہ و سال
لغات القرآن
المنجد
مصباح اللغات
القاموس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی کتب کی مختصر فہرست

تفسیر الکبیر	تفسیر اضواء البیان	المستدرک للحاکم
تفسیر ابن کثیر	تفسیر فی ظلال القرآن	البدایہ والنہایہ
تفسیر ابن جریر (طبری)	احکام القرآن للجصاص	تاریخ طبری
تفسیر سراج المنیر	الاتقان فی علوم القرآن	اُسد الغابہ
تفسیر فتح القدیر	اعجاز القرآن	الاصابہ
تفسیر بحر المحیط	صحاح ستہ	الطبقات الکبریٰ لابن سعد
تفسیر روح المعانی	کنز العمال	حلیۃ الاولیاء
تفسیر روح البیان	عون المعبود	کتاب الزھد لابن حنبل ؒ
تفسیر القرطبی	تحفۃ الاحوذی	صفۃ الصفوۃ
تفسیر فتح البیان	شرح السنۃ للبغوی	المغنی لابن قدامہ
تفسیر المنار	نیل الاوطار	الخصائص الکبریٰ
تفسیر الخازن مع النسفی	الترغیب والترہیب	سیرۃ الحلبیہ
تفسیر ابن عباس	فتح الباری	زاد المعاد
تفسیر جلالین	عمدۃ القاری	الجواب الکافی
تفسیر جامع البیان	قسطلانی	الفوائد
تفسیر المراغی	فیض الباری	منہاج السنۃ
تفسیر مجمع البیان	معارف السنن	فتاوی عالمگیریہ
تفسیر منہج الصادقین	التلخیص الحبیر	الحاوی للفتاویٰ (للسیوطی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج کمپنی اور دوسرے اداروں کے

ہر قسم کے

قرآن مجید معرّی و مترجم تفاسیر و احادیث کتبِ درسِ نظامی

اور

کتبِ تصوف ، کتبِ اخلاقیات ، طبّی کتب

مکہ مکرمہ، مصر، بغداد ، ترکی، بیروت، طہران وغیرہ کی

عربی، اسلامی، مذہبی مطبوعات، پاک و ہند کی عربی، فارسی اور

جدید و قدیم، نادر و نایاب کتب اور قلمی مخطوطات کی

خرید و فروخت کا ——— عظیم ادارہ

رحمانیہ دار الکتب ، امین پور بازار، فیصل آباد فون ۳۲۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

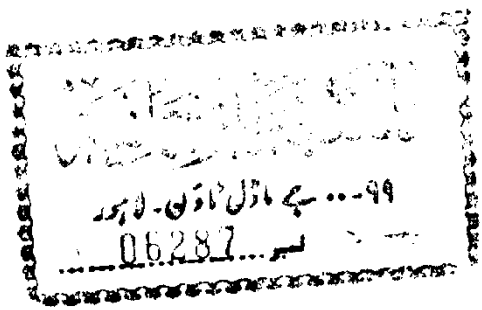

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ